عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۶ تا ۱۲/محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷/فروری تا ۴/مارچ ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۴۰

## لرزہ خیز واقعات

# قادیانیت مسلمانوں کے مفادات سے غداری کا نام ہے

## امام اعظمؒ

## حضرت ابراهیم علیہ السلام

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.co

## خون کی منتقلی کا مسئلہ:

س:...... ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... خون انسان کا جزو ہے اور جب بدن سے نکال لیا جائے تو نجس بھی ہے، انسان کا جزو ہونے کی حیثیت سے اس کی مثال عورت کے دودھ کی ہوگی، جس کا استعمال علاج کے لئے فقہاؒ نے جائز لکھا ہے (عالمگیری، طبع مصر، ص:۱۱۲ ج:۴)۔ خون کو بھی اگر اسی پر قیاس کرلیا جائے تو یہ قیاس بعید نہیں ہوگا، البتہ اس کی نجاست کے پیش نظر اس کا حکم وہی ہوگا جو حرام اور نجس چیزوں کے استعمال کا ہے یعنی:

۱:...... جب مریض اضطراری حالت میں ہو، اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دئیے بغیر اس کی جان بچانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲:...... جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی "حاجت" ہو، یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو لیکن اس کی رائے میں خون دیے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تب بھی خون دینا جائز ہے۔

۳:...... جب خون نہ دینے کی صورت میں ماہر ڈاکٹر کے نزدیک مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو، اس صورت میں خون دینے کی گنجائش ہے، مگر اجتناب بہتر ہے: کما فی الهندية "وان قال الطبيب يتعجل شفاء ک فيه وجهان۔" (ص:۳۵۵ ج:۵)

۴:...... جب خون دینے سے محض منفعت یا زینت مقصود ہو، یعنی ہلاکت یا مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔

س:...... کیا کسی مریض کو خون دینے کے لئے اس کی خرید و فروخت اور قیمت لینا بھی جائز ہے؟

ج:...... خون کی بیع تو جائز نہیں، لیکن جن حالات میں، جن شرائط کے ساتھ نمبر اول میں مریض کو خون دینا جائز قرار دیا ہے، ان حالات میں اگر کسی کو خون بلاقیمت نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا صاحب ضرورت کے لئے جائز ہے، مگر خون دینے والے کے لئے اس کی قیمت لینا درست نہیں۔

س:...... کسی غیر مسلم کا خون مسلم کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... نفس جواز میں کوئی فرق نہیں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ کافر یا فاسق، فاجر انسان کے خون میں جو اثرات خبیثہ ہیں، ان کے منتقل ہونے اور اخلاق پر اثر انداز ہونے کا قوی خطرہ ہے، اس لئے صلحائے امت نے فاسقہ عورت کا دودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا، اس لئے کافر اور فاسق، فاجر انسان کے خون سے حتی الوسع اجتناب بہتر ہے۔

## جائیداد میں حصہ:

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ ہمارے والد صاحب کے نام ایک مکان ہے، جو والد صاحب نے تین سال پہلے ہماری چھوٹی ہمشیرہ کے نام کردیا۔ اب بڑی ہمشیرہ اس مکان میں بچوں کے ساتھ رہ رہی ہیں، جب مکان تیار ہو رہا تھا تو والد صاحب نے بڑی ہمشیرہ سے تین لاکھ روپے ادھار لئے تھے۔ اس مکان کے نصف حصے کا کرایہ آٹھ ہزار روپے بھی دو سال سے بڑی ہمشیرہ لے رہی ہیں اور اسی مکان میں رہائش بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اب وہ ہمشیرہ کہہ رہی ہیں کہ جب ان کا قرضہ پورا ہوجائے گا تو وہ مکان سے چلی جائیں گی۔ تمام بہنیں یہ چاہتی ہیں کہ مجھے مکان میں حصہ نہ ملے کیونکہ میں گزشتہ پانچ سال سے کراچی میں الگ رہ رہا ہوں، جبکہ ہمارا مکان حیدرآباد میں واقع ہے۔ والد صاحب بھی بہنوں ہی کی بات مانتے ہیں اور ہماری نہیں سنتے۔ میں والد صاحب کا نافرمان نہیں ہوں۔ مکان بھی میری ہی نگرانی میں تیار ہوا تھا۔ اب خدا جانے کیا ہوگیا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ میں والد صاحب کا بڑا بیٹا ہوں، اگر وہ مجھے اپنی جائیداد میں سے حصہ نہیں دیتے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... اگر انہوں نے یہ مکان اپنی چھوٹی بیٹی کے نام کرادیا، تو یہ ان کی چیز تھی، انہوں نے چھوٹی بیٹی کو دیدی۔ البتہ اگر بغیر ضرورت کے اور بغیر وجہ کے انہوں نے یہ عمل کیا ہے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

## پرائز بانڈ کی پرچیوں کی خرید و فروخت:

س:...... پورے ملک میں آج کل پرائز بانڈ اور پرائز بانڈ کی پرچیوں کا کاروبار عام ہوگیا ہے۔ ہر شخص پرائز بانڈ کی پرچیاں خرید کر راتوں رات امیر بننے کے چکر میں ہے۔ کیا پرائز بانڈ کی ان پرچیوں پر نکلنے والے انعام سے "عمرہ" یا کوئی بھی نیک کام یا غریبوں، بیواؤں کی امداد کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... یہ پرچیوں کا کاروبار جائز نہیں۔ اس سے نہ عمرہ جائز ہے اور نہ صدقہ خیرات صحیح ہے۔ یہ کاروبار بند کردینا چاہئے اور جو رقم اس سلسلے میں حاصل ہوئی ہے، وہ غرباء و مساکین کو بغیر نیت ثواب کے دے دینی چاہئے۔

ہفت روزہ
# ختمِ نبوۃ

جلد:۲۲ شمارہ:۴۰ ۶ تا ۱۲/محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷/فروری تا ۴/مارچ ۲۰۰۴ء

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

## اس شمارے میں

اداریہ 4
حضرت ابراہیم علیہ السلام 6
(مولانا شفیق الرحمن نقشبندی)
حضرت صدیق اکبرؓ اسلام سے خلافت تک 9
(مولانا محبوب فروغ احمد)
قادیانیت: مسلمانوں کے مفادات سے غداری کا نام ہے 13
(الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
امام اعظمؒ 19
(ابو شفقت قریشی سہام)
اپنی صلاحیتیں دین کے لئے وقف کیجئے 21
(مولانا محمد سلمان منصور پوری)
لرزہ خیز واقعات 23
(مولانا زین العابدین)
عالمی خبروں پر ایک نظر 24

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک حضوری باغ روڈ برانچ کراچی پاکستان ارسال

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بنگلہ دیشی حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے

بنگلہ دیش میں قادیانیت کے فروغ کے خلاف ہونے والے احتجاج نے شدت اختیار کرلی ہے۔ بنگلہ دیشی حکومت پہلے ہی قادیانی لٹریچر پر پابندی عائد کرچکی ہے۔ اب بنگلہ دیشی مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں مقامی اخبار میں شائع ہونے والی خبر کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

’’۲۵/ اپریل تک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا سرکاری اعلان نہ کیا گیا تو ڈھاکہ کا گھیراؤ کریں گے: تحریک ختم نبوت

کراچی (خبر نگار خصوصی) تحریک ختم نبوت کے قائدین نے حکومت بنگلہ دیش کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے ۲۵/ اپریل تک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا سرکاری اعلان نہ کیا تو تحریک ختم نبوت کے تحت ۲۶/ اپریل کو ڈھاکہ کا گھیراؤ کیا جائے گا جبکہ ۱۸/ جون کو بنگلہ دیش میں موجود قادیانی عبادت گاہوں پر قبضہ کرلیا جائے گا۔ جمعہ کے روز موکتا نگن پارک ڈھاکہ میں منعقدہ جلسہ عام میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے تحریک ختم نبوت پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق عالمی تحریک ختم نبوت کے قائدین نے پاکستان کی طرح بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے بھرپور احتجاجی مہم کا آغاز کردیا ہے۔ اس ضمن میں حکومت بنگلہ دیش کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر اس نے ۲۵/ اپریل تک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بل کی منظوری نہ دی اور باضابطہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا تو تحریک ختم نبوت دارالحکومت ڈھاکہ کا گھیراؤ کرے گی اور اس کے بعد اگلے مرحلے میں ۱۸/ جون کو بنگلہ دیش میں قائم تمام قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرلیا جائے گا۔ واضح رہے کہ گزشتہ جمعہ کو تحریک ختم نبوت کے تحت تمام دینی جماعتوں کے اتحاد مجلس عمل نے ایک بڑا جلسہ عام منعقد کیا تھا جس میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شریک ہوکر مجلس عمل پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قائدین اس ضمن میں جو بھی لائحہ عمل دیں گے اس پر عملدرآمد اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ہر ممکن قربانی دی جائے گی۔ اس ضمن میں مرکزی قائدین مولانا عبیدالحق، مفتی وقاص، پیر فضل کریم، شاہ احمد اللہ اشرف، محی الدین ربانی، مفتی امین، مولانا ممتاز الکریم اور مولانا عبدالرب یوسفی نے گزشتہ روز منعقدہ اجلاس میں حکومت بنگلہ دیش پر مزید دباؤ بڑھانے اور احتجاجی مہم کو تیز کرنے کے حوالے سے مختلف تجاویز پر غور کیا۔ اس ضمن میں تحریک ختم نبوت بنگلہ دیش کے سیکریٹری جنرل مولانا نور الاسلام نے ’’امت‘‘ سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے حکومت کو اپنے فیصلوں سے آگاہ کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت ایک عالمی مسئلہ ہے اور اسلام کے خلاف یہ ایک خاموش سازش ہے، جسے درپردہ یہود و نصاریٰ کی حمایت حاصل ہے۔ پاکستان میں قانون ساز اسمبلی جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے سکتی ہے اور تمام عرب و عجم کے علماء اس پر متفق ہیں کہ قادیانیوں کے عقائد غیر شرعی و غیر اسلامی ہیں تو اس کے بعد انہیں غیر مسلم قرار دینے میں کسی بھی اسلامی حکومت کو کوئی قباحت نہیں ہونی چاہئے۔‘‘ (روزنامہ ’’امت‘‘ کراچی مورخہ ۱۶/ فروری ۲۰۰۴ء)

[redacted]

قادیانیت اور قادیانیوں کے خلاف امت مسلمہ کا موقف ہمیشہ اصولی رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ قادیانیت کو پنپنے سے روکا جائے اور سرکاری سطح پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی ہر قسم کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے' جبکہ سماجی سطح پر ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے تا کہ وہ قادیانیت کے ایک مبغوض اور ضال مذہب ہونے پر یقین کر کے اس سے بیزاری ولاتعلقی اختیار کرنے کی طرف مائل ہو سکیں اور دین اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر کے اس کے دامن عاطفت میں آ سکیں۔ اس سلسلے میں بنگلہ دیشی حکومت کو فی الفور اقدامات اٹھاتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہئے اور پارلیمنٹ سے بھی اس کی توثیق کرانی چاہئے۔ نیز قادیانیوں کی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر بھی قدغن لگائی جانی چاہئے اور بنگلہ دیش میں قادیانیت کی تبلیغ کو قانوناً جرم قرار دینا چاہئے تا کہ بنگلہ دیش جیسے مسلم ملک میں قادیانیت کے پودے کو ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھاڑا جا سکے۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ بنگلہ دیشی حکومت یہ اقدامات اٹھا کر امت مسلمہ بالخصوص بنگلہ دیشی مسلمانوں کا دل جیت لے گی۔

# اس عظیم جدوجہد میں شرکت کیجئے

قادیانیوں نے موجودہ سال کے آغاز کے بعد اپنی غیر آئینی' غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں کو پھر تیز کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض علاقوں میں قائم قادیانیوں کے مراکز اسلام دشمن سرگرمیوں کے اڈے بن چکے ہیں۔ گیارہ ستمبر کے بعد قادیانیوں کی یہ کوشش رہی کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے اور غیر مسلموں کو اسلام کے نام پر قادیانیت سے روشناس کرانے کی کوشش کی جائے' لیکن ان کی اکثر کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ موجودہ سال میں بھی متعدد قادیانیوں نے کھلم کھلا اسلام قبول کرنے کا اعلان کر کے قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ قادیانیت کی مردہ لاش کو اس صدی کے اختتام سے قبل ہی یوں دفنا دیا جائے گا کہ ڈھونڈے سے بھی اس کا کوئی سراغ نہ مل سکے گا اور اسلام کو مٹانے کے خواب دیکھنے والا یہ نامراد فتنہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔

اس موقع پر ہم مسلمانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانیت کی مردہ لاش کو ٹھکانے لگانے کی عظیم جدوجہد میں مصروف بین الاقوامی تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیں اور ہر قسم کے سیاسی' گروہی' لسانی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس جماعت کی ہر ممکن امداد کریں تا کہ قادیانیت کی بیخ کنی کی عظیم جدوجہد جلد سے جلد اپنے اختتام کو پہنچ سکے اور امت مسلمہ کو اس ناسور سے نجات مل سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

## ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

# حضرت ابراہیم علیہ السلام

انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت اس ہوا و ہوس کے دور میں انسانوں کے لئے مینارۂ نور ہے اس لئے تمام انسانوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت انسانیت کے لئے آب حیات کی طرح قیمتی ہے انسان کو جتنی روحانی بیماریاں لگی ہوئی ہیں ان میں ہوا و ہوس بڑی مکروہ بیماری ہے جس نے معاشرے میں نفسا نفسی پیدا کر دی ہے اگر یہ بیماری انسان میں ختم ہو جائے تو اس میں براہیمی نظر پیدا ہو جاتی ہے:

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے گزرے ہیں ان مبارک ہستیوں کی زندگیوں سے واقفیت کسی بھی انسان کے لئے خیر کا ذریعہ بن سکتی ہے انبیاء کرام علیہم السلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی زندگی کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام کا اسم گرامی ابراہیم والد کا نام آزر والدہ کا نام اسیلہ یا بلونا تھا۔

آپ کا آبائی وطن بابل شہر کا ایک علاقہ جس کا نام توراۃ میں "اُر" آیا ہے۔ مدتوں تک یہ شہر نقشہ سے غائب رہا اب از سرنو کھدائی کے بعد نمودار ہو گیا ہے۔ کھدائی کے کام کی داغ بیل ۱۸۹۴ء میں پڑ گئی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں برطانیہ اور امریکہ کے ماہرین آثار قدیمہ کی ایک مشترکہ تحقیقی مہم برٹش میوزم اور پن سلوینیا یونیورسٹی کے زیر اہتمام عراق روانہ ہوئی اور کھدائی کا کام پورے سات سال تک جاری رہا۔ رفتہ رفتہ پورا شہر نمودار ہو گیا اور عراقی حکومت کے محکمہ آثار قدیمہ کے حکم میں لا کر ان کھنڈروں کو محفوظ کر دیا ہے۔

مولانا شفیق الرحمٰن نقشبندی

یہ شہر خلیج فارس کے دہانہ فرات اور عراق کے پایہ تخت بغداد کے تقریباً درمیانی مسافت پر ہے۔ (تفسیر ماجدی ج ا ص ۴۸)

## نمرود کی اپنی حکومت قائم رہنے کے لئے پیش بندی:

صاحب قصص الانبیاء وغیرہ نے آپ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق ایک عجیب روایت بیان کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نجومیوں نے بادشاہ وقت نمرود سے کہا کہ ہمیں ایسے آثار نظر آتے ہیں جو آپ کے حکومت کی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے اور یہ شاہی مذہب ختم ہو جائے گا۔ نمرود یہ سن کر فکر مند ہوا اور نجومیوں سے پوچھا کہ تم لوگ یہ کیسے سمجھے کہ ہمارا دین اور حکومت سب ختم ہو جائے گی؟ نجومیوں نے پیشینگوئی کی کہ اس سال ہمارے اس شہر میں "ابراہیم" نام کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے ذریعے سے آپ کی حکومت اور یہ نظام ختم ہو جائے گا۔

نجومیوں سے یہ سن کر نمرود نے پورے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ اس سال کوئی مرد اپنی بیوی سے نہ ملے ورنہ اگر کسی کے ہاں اس سال بچہ پیدا ہوا تو اسے قتل کر دیا جائے گا لوگوں سے اس فرمان شاہی کی پابندی نہ ہو سکی جس کے نتیجہ میں یہ ہوا کہ بے شمار بچے پیدا ہوتے ہی قتل کر دیے گئے۔ اسی دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ حاملہ ہو گئیں۔ جس کو چھپانے کے لئے شہر سے باہر ایک غار کو بچے کی ولادت کے لئے منتخب کیا گیا اور اسی غار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پرورش ہوئی اور وہ پانچ سال بعد اپنے والد کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جان بچ گئی۔

دشمن اگر قوی است: "نگہبان قوی تر است"

## سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا عشق الٰہی:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار کرنا شروع کیا تو بادشاہ وقت نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم

دیا اور آپ کے لئے آگ کا بہت بڑا الاؤ تیار کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا گیا' آپ نے کسی قسم کے ڈر کا قطعاً اظہار نہ کیا' اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کے عشق کا پتہ چلتا ہے' اگر عقل کی بات مانتے تو کبھی آگ میں چھلانگ نہ لگاتے' یہ عشق الٰہی ہی تھا جس نے آگ میں کود جانے پر آمادہ کیا:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اللہ رب العزت نے ۸۰ سال کی عمر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختنہ کا حکم دیا تو فوراً بسولہ لیا اور اپنے ختنے کر ڈالے اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے درد والم کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا' آپ نے بہت جلدی کی ہے' اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ! جب آپ کا حکم میرے کان میں پڑ گیا تو میں نے اس لئے جلدی کی کہ محبوب کے حکم کی بجا آوری میں تاخیر نہ ہو جائے۔ (تذکرۃ الانبیا' ص ۱۶۶)

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو زمین پر لٹا کر فوراً چھری چلا دی' یہ نہیں کہا کہ اے اللہ! یہ تو بڑھاپے میں ملا ہے۔ میں اس کو کیسے ذبح کروں؟ بلکہ بیٹا قربان ہونے کے لئے اور باپ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ عشق ہی تھا جس نے آپ کو حکم الٰہی پورا کرنے کے لئے دیوانہ بنا دیا تھا اور انہوں نے اللہ کے حکم کو فوراً پورا کر دیا:

عشق فرمودۂ قاصد سے سبک گام عمل
عقل سمجھی ہی نہیں معنی پیغام ابھی

ایک مرتبہ جنگل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بکریاں چرا رہے تھے قریب سے ایک شخص اللہ کی حمد بیان کرتا ہوا گزرا:

"سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ والقدرۃ الکبریاء والجبروت۔"

اس کو سنتے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل عشق الٰہی سے جوش مارنے لگا' آپ نے اس شخص سے ایک مرتبہ پھر انہی کلمات کو دہرانے کے لئے کہا تو اس نے کہا کہ اس کے لئے مجھے آدھی بکریاں دینی ہوں گی' آپ نے آدھی بکریاں دے دیں' آپ نے تیسری مرتبہ انہی کلمات کو دہرانے کے لئے کہا' اس نے کہا آپ کو باقی آدھی بکریاں بھی دینی ہوں گی' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بھی حاضر ہیں' آپ نے چوتھی مرتبہ انہی کلمات کو دہرانے کے لئے اصرار کیا تو اس نے کہا کہ اب کیا دو گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان بکریاں کے لئے آپ کو چرانے والا بھی چاہئے ہوگا تو اس کے لئے میں حاضر ہوں۔ اس مرتبہ اس شخص نے کہا' اے ابراہیم علیہ السلام آپ کو مبارک ہو' میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں' مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جا کر دیکھو میرا خلیل میرے نام کی کیا قیمت لگاتا ہے؟ یہ کہہ کر ان کی بکریاں ان کے حوالے کر دیں۔ دیکھیں کس قدر عشق الٰہی ہے' تمام بکریاں اور اپنے آپ کو بھی اللہ کے نام پر بیچ دیا۔

اللہ اللہ کیا پیارا نام ہے
نام کیا ہے عاشقوں کی جان ہے

☆☆..........☆☆

## اظہار مذمت

گجرات پھالیہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پیر طریقت سید نفیس الحسینی کی گرفتاری' ان کی خانقاہ اور بچیوں کے مدرسہ میں چھاپے' بچیوں کے برقعے اتروانے سے انگریز سامراج کے دور غلامی کی یاد تازہ ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا اس طرح دینی اداروں کے تقدس کو پامال کرنا' علماء کرام کو ہراساں کرنا حکومت کے لئے نیک شگون نہیں ہے۔ وہ یہاں مدنی مسجد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کی صدارت تحریک خدام اہلسنت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالحئی نے کی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ (اونچی کھرولیاں) ڈسکہ کو قادیانی ڈاکٹر کے نام سے منسوب کر کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے چوہدری ظہور الٰہی شہید کی روح کو تڑپا دیا ہے۔ مطالبہ کیا گیا کہ اونچی کھرولیاں کا نام ظہور نگر رکھا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں قادیانی دھڑا دھڑ اسلام قبول کر رہے ہیں' جس سے قادیانیت کے ایوان لرزہ براندام ہیں وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت کا نام ونشان مٹ جائے گا۔

## اقوال زریں:

☆ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محرمات سے بغض رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

☆ مصیبت کے وقت صبر کی حقیقت کھلتی ہے۔

☆ دیرینہ فراق سے دوستوں کی دوستی معلوم ہوتی ہے۔

منتظر ہے یہ جہاں آئینِ پیغمبر کا آج

## قرآن وسنت کے علوم و افکار کی اشاعت وترویج اور اہل اسلام میں قرآنی تعلیمات کا ذوق وشوق بیدار کرنے کے لئے

# نورعلےٰ نور قرآن کریم نمبر

زیر ادارت

## مولانا عبدالرشید انصاری

☆قرآن کا تعارف☆قرآن کی فضیلت

☆قرآن کی تاریخ☆قرآن کی ضرورت

☆نسل نو کے نام قرآن کا امن آفرین پیغام

☆قرآنی نظام کے لئے جدو جہد☆اکابر علماء کی تاریخی تقاریر اور خطوط کا عکس جمیل☆عقیدۂ توحید ورسالت ☆عقیدۂ ختم نبوت☆عظمت صحابہؓ☆قرآن کریم۔ غیر مسلم مفکرین کی نظر میں☆وقارنسواں۔عورتوں کے حقوق وفرائض☆فن تجوید وقرأت، آداب وفضائل تلاوت قرآن

مفسرین محدثین اصحاب علم ودانش اور مفکرین و مؤرخین کے بلند پایہ علمی تاریخی اصلاحی اور فکر انگیز مضامین

دیدہ زیب سرورق
مجلد، معیاری طباعت
۳۷۵ صفحات • زرتعاون ۲۵۰ روپے

پانچ نسخے منگوانے پر ۲۵ فیصد رعایت

نورعلےٰ نور کے مستقل خریداروں کے لئے صرف -/۱۵۰ روپے

لکھنے والے
### مفسرین ومحدثین اور اصحاب علم وفضل کے چند اسماء گرامی

- قطب عالم حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ
- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
- شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- شیخ خیر وعلوم حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ
- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ
- مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ
- مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ
- شیخ الحدیث والتفسیر علامہ شمس الحق افغانیؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک
- خطیب اسلام حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ
- شہید اسلام مولانا محمد یوسفؒ لدھیانوی
- خطیب لبیب حضرت مولانا ضیاء القاسمیؒ
- محدث دوراں مولانا مفتی محمد زرولی خان
- فضیلت الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی
- شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالکریم۔
- پیر طریقت مولانا محمد اجمل قادری
- تنویر ملت مولانا تنویر الحق تھانوی
- علامہ مجاہد الحسینی
- علامہ زاہد الراشدی
- علامہ شاہ مصباح الدین شکیل
- سیرت نگار اقبال احمد صدیقی
- بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر فیوض الرحمٰن
- اوریا مقبول جان
- مولانا مفتی محمد نعمان
- مفسر ومحقق مولانا حمید الرحمٰن شاہ

اور دیگر جلیل المرتبت علماء ومحققین اور اہل قلم

ناظم اشاعت: ماہنامہ نور علےٰ نور۔ جامع مسجد حضرت عائشہ صدیقہؓ سیکٹر B-11 ناتھ کراچی فون #6996518

آخری قسط

# حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام سے خلافت تک

قرآن پاک نے اسی واقعہ کو "ثانی اثنین اذ هما في الغار" کے لفظ سے یاد کیا ہے اور اس طرح حضرت ابوبکرؓ کو دو میں کا دوسرا کہہ کر جاودانی عظمت و شرف سے سرفراز کیا ہے جس کو آج کروڑوں کی تعداد میں مسلمان تلاوت کرتے ہیں اور پھر اسی جگہ "ان الله معنا" کا حوالہ بھی پڑھتے ہیں۔ غار ثور کے اسی واقعہ اور رفاقت نیز جذبہ جاں نثاری کو اردو فارسی میں "یار غار" کے معزز لقب سے جانا جاتا ہے جس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ انتہائی جاں نثار اور مشکل ترین وقتوں میں کام آنے والا دوست۔

### مدینے کی لئے روانگی:

تین دنوں تک غار ثور میں قیام کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ نے اطلاع دی کہ اب سب تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں تب حضرت ابوبکرؓ نے پہلے سے تیار کی ہوئی دونوں سواریاں منگوائیں ایک حضورؐ کی خدمت میں پیش کی اور ایک پر خود سوار ہوئے ساتھ میں حضرت عبداللہ اور حضرت عامر بن فہیرہ کو لیا نیز ایک ماہر خریت جو راستہ کی صحیح رہنمائی کرتا جائے۔ عبداللہ بن اریقط (ارقد) کو ساتھ لیا جو اگرچہ کافر تھا مگر تھا قابل اعتماد اور اس طرح یہ مقدس قافلہ مدینے کے لئے روانہ ہوا راستہ بھر کی کیفیت عجیب و غریب رہی ہر جگہ جاں نثاری کا ایسا جذبہ پیش کیا جس سے عبداللہ بن اریقط جیسا کافر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا حالت یوں ہے کہ کبھی آگے بڑھ جاتے ہیں کبھی پیچھے آ جاتے ہیں تو کبھی دائیں و بائیں کو چلے جاتے ہیں کہ مبادا کوئی خطرہ لاحق ہو تو اس کے شکار سب سے پہلے ابوبکرؓ ہوں۔

### چادر تان دی:

اسی کیفیت کے ساتھ یہ قافلہ یکم ربیع الاول ۱۳/نبوی بمطابق ۱۲/ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ کے مضافاتی محلات پہنچا۔ اہل یثرب کو پتا چل چکا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اس لئے سراپا انتظار بنے

مولانا محبوب فروغ احمد

ہوئے تھے لیکن ان میں اکثریت ان حضرات کی تھی جس نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا حضرت ابوبکرؓ نے اپنی چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر دراز کر دی تاکہ سایہ بھی ہو جائے اور خادم و مخدوم میں فرق بھی ہو جائے۔ اس طرح حضرت ابوبکرؓ کا پورا گھرانہ اس ہجرت کے عمل میں شریک رہا جو اسلام و مسلمانوں کے لئے ایک انقلاب آفریں اقدام ثابت ہوا جس سے مسلمانوں کی عظمت و تفوق پر مہر تصدیق ثبت ہوئی۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے البدایہ والنہایہ: ۳/۱۷۷۔۱۹۶ تاریخ طبری: ۲/۵۰۴، ۵۰۸)

## مدنی زندگی کا آغاز

### مقام "سُخ" میں قیام:

مدینے پہنچ کر اولین ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ مہاجرین جو مکہ کے باسی تھے اب ایک نئے شہر یثرب میں آئے ہوئے تھے اور انصار جو یثرب کے باسی تھے اور جنہوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دی تھی کے مابین ایک ایسا رشتہ قائم ہو جو ایک نئے اور صالح اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں معاون ہو سکے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "مواخات" کے ذریعہ اس رشتہ باہمی کو استوار کیا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی جن سے مواخات ہوئی جو قبیلہ خزرج کا ایک سرکردہ مسلمان تھا جس کا نام خارجہ بن زید یا زید بن خارجہ (علی اختلاف القولین) ہے۔ حضرت ابوبکرؓ یہ مواخاتی بھائی مدینہ کی مضافاتی بستی "مقام سُخ" میں رہتے تھے عجیب اتفاق ہوا کہ دینی جذبہ کا انجذاب اس طرح رنگ لایا کہ اس انصاری بھائی نے اپنی بیٹی جس کا نام حبیبہ تھا یا مُلیکہ کی شادی حضرت ابوبکرؓ سے کر دی۔ (معجم البلدان: ۳/۳۰۱)

جن سے حضرت ام کلثومؓ پیدا ہوئیں حضرت ابوبکرؓ نے مستقل قیام وہیں کیا ہاں جب مسجد نبوی کے اردگرد کے پلاٹ کچھ مخصوص صحابہ کرامؓ میں تقسیم ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کے حصے میں بھی ایک پلاٹ

آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے مکان تعمیر کروا کر مکہ کے اہل و عیال کو وہیں رکھا' لیکن خود وصال نبوی تک ''مقام سُخ'' میں ہی مستقل قیام پذیر رہے اور جب خلافت کی ذمہ داری آئی نیز مقام ''سُخ'' میں رہ کر امور خلافت میں کوتاہی کا خطرہ ہوا' تو پھر مدینہ' مسجد نبوی والے مکان میں منتقل ہو گئے۔

**صالح معاشرہ کے قیام میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ:**

حضرت ابوبکر صدیقؓ مقام ''سُخ'' میں رہنے کے باوجود صالح معاشرہ کی تشکیل میں جو سرگرم نظر آتے ہیں' ویسی سرگرمی کسی اور میں نہیں پائی جاتی ہے' یہی وجہ ہے کہ زندگی بھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد خاص' بلکہ سیکریٹری جنرل کی حیثیت سے رہے۔ ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں اور وہ جبرئیل و میکائیل ہیں نیز دو وزیر زمین والوں میں سے ہیں اور وہ ابوبکر و عمر ہیں۔ (ترمذی شریف ۲/۲۰۹)

یہی وجہ ہے کہ وہ تجارت جو حضرت ابوبکرؓ مکہ میں کیا کرتے تھے اور جس کی خاطر انہوں نے بیرونی ممالک یمن و شام تک کا سفر کی مشقت برداشت کی' جب مدینہ پہنچے ہیں تو قدرے سکون پانے کے بعد' تجارت شروع تو کر دی تھی' بلکہ وفات نبوی تک اس قدر ضرور کما لیتے تھے کہ معقول گزر بسر ہو سکے' لیکن وہ خوشحالی جو مکہ میں تجارت کی وجہ سے حاصل تھی نہ کبھی لوٹی اور نہ کبھی باہر کا سفر ہی کیا' بلکہ تمام ہی اوقات صالح معاشرہ کے قیام و استحکام کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ رہتے' بلکہ ہمیشہ گوش بر آواز رہتے کہ زبان نبوت سے کوئی حکم صادر ہو اور اس کی تعمیل میں لگ جایا جائے۔

**قریش مکہ کی بوکھلاہٹ اور غم وغصہ کا اظہار:**

قریش مکہ پل پل کی خبر سے واقف تھے ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچ نکلنے کا غم کھائے جا رہا تھا تو دوسرے وہ جس روحانی' اخلاقی اور معاشرتی نظام کے قیام سے خائف تھے' اب مدینہ کی سرزمین میں اسی مبارک انقلاب کا آفتاب طلوع ہو چکا ہے' نیز مدینے کے نئے و پرانے باشندے اس طرح شیر و شکر ہو چکے ہیں کہ کسی بھی وقت ان کی شامی تجارت پر حملہ کر کے سامان کو لوٹ لیں گے' مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا کر اپنے یہاں محبوس کر لیں گے' یہی وہ غموم تھے جو ان کو باؤلا بنا رہے تھے' دماغی توازن اس قدر ماؤف ہو چکا تھا کہ برابر یہود مدینہ کو دھمکیاں بھیج رہے تھے کہ اگر تم نے ان بھگوڑے مکی مسلمانوں کو مدینہ سے نکال باہر نہیں کیا تو ہم تم پر ایک بار چڑھ دوڑیں گے۔ (عشرہ مبشرہ:۶۵)

**قریش مکہ کی چڑھائی اور حضرت ابوبکرؓ کی جرأت ایمانی:**

قریش نے ان دھمکیوں کے ساتھ' منظم پلان بھی بنایا' اس کے لئے انہوں نے ایک فنڈ مخصوص کیا' جس کی خاطر' ایک تجارتی قافلہ' ابوسفیان کی قیادت میں روانہ کیا گیا' تاکہ اس سے حاصل ہونے والا تمام منافع اس فنڈ میں ریزرو رہے۔ ابوسفیان کا یہ قافلہ خوب منافع حاصل کر کے واپس آ رہا تھا' جس کو روکنے کے لئے' مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت نکلی' لیکن یہ قافلہ بچ نکلا قریش کو اس کی خوشخبری مل بھی چکی تھی' لیکن وہ ایک ہزار فوجی دستوں کے ساتھ چلے آ رہے تھے کہ آج مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو سے اوپر صحابہ کرامؓ کو لئے ہوئے جس میں صرف دو گھوڑے اور ستر شتر سوار تھے۔ ۱۲/ رمضان ۲ ہجری کو ان کے مقابلہ کے لئے نکلے اور ۱۷/ رمضان کو قدسیوں کا یہ قافلہ بدر کے مقام پر خیمہ زن ہوا' یہ نہتے ضرور تھے' مگر دل مضبوط اور قلب صافی رکھتے تھے' انہیں اپنے ساز و سامان سے زیادہ اپنے اللہ پر بھروسہ تھا۔

صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ السلام کے لئے ایک ٹیلہ پر عریش (سائبان) بنایا اور اتفاق رائے سے حضرت ابوبکرؓ کو حضور علیہ السلام کا باڈی گارڈ مقرر کیا' کس قدر نازک موقع تھا' دشمنوں کی تعداد کیل کانٹے سے لیس تھی' ہر وقت حملے کا خطرہ ہی نہیں تھا' موت کا اندیشہ بھی ہر لحظہ تھا لیکن حضرت ابوبکرؓ ہی غار ثور کے مشکل مقام پر بھی دو میں کے دوسرے تھے۔ آج بدر کی پہلی لڑائی' جس نے کفر کی کمر توڑ کر رکھ دی' دو میں کے دوسرے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملے سے پہلی والی شب میں سراپا عجز و انکسار بن کر ہاتھ پھیلائے دعائیں کر رہے تھے:

''باری تعالیٰ یہ مٹھی بھر جماعت اگر آج فوت ہو گئی تو پھر اس روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو گا' الٰہی اپنا وعدہ مدد پورا فرما!!!''

روایتوں میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر الحاح وزاری کیا کہ کئی مرتبہ چادر مبارک' کندھے سے نیچے گر گئی' حضرت ابوبکرؓ بار بار اس کو کندھے پر ڈالتے رہے' آخر میں حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اس قدر دعا کافی ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ (بخاری شریف ۲/۶۹۴)

حضرت ابوبکرؓ کی اس گزارش میں ایسا کیف تھا کہ حضورؐ نے اسی جگہ دعا ختم کر دی' اگلے روز جب

صف بندی ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ کو میمنہ کا امیر مقرر کیا۔

## بیٹے نے مبارزت طلب کی:

جنگ شروع ہونے سے پہلے دستور کے مطابق کفار کی جانب سے حضرت ابوبکر کے صاحبزادے عبدالرحمٰن جو ابھی تک کفر کی گندگیوں سے آزاد نہیں ہوئے تھے' نکلے اور مبارزت طلب کی' حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ تلوار نیام میں رکھ لو۔ جب حضرت عبدالرحمٰن مسلمان ہوئے تو ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ سے کہنے لگے کہ ابا جان! غزوۂ بدر میں ایک مرتبہ آپ میری تلوار کی زد میں آ گئے تھے لیکن میں نے اپنا ہاتھ روک لیا' حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ بیٹے! اگر تو میری تلوار کی زد میں آ گیا ہوتا تو میں تیری گردن اڑائے بغیر نہ رہتا۔

یہ وہ اسلام کا نشہ تھا جو قریب سے قریب تر رشتہ کو بھی خاطر میں لانے سے روک رہا تھا' یقیناً مسلمانوں نے اس غزوۂ میں رشتہ اسلامی کو جس قدر نبھایا کہ دنیا سن کر دنگ رہ گئی۔

## قیدیوں کے ساتھ سلوک:

اللہ پاک نے اس غزوہ کے ذریعہ اسلام کو عظیم شوکت عنایت کی کہ کفر پھر کبھی جرأت کے ساتھ میدان میں نہ آ سکا' صحابہ نے جس بے جگری کا مظاہرہ کیا تھا کہ اسیران قریش' جن کی تعداد ستر تھی' خوفزدہ تھے انہیں یقین تھا کہ آج مسلمان اس کے ظلم کا بدلہ' ان سے ضرور لیں گے اور آخر کار کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے گا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے مشورہ طلب کیا تو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ اس پر مصر رہے تھے کہ انہیں قتل کر دیا جائے' مگر حضرت ابوبکرؓ کی حلیم الطبع ذات تھی جو کہہ رہی تھی کہ آخر یہ ہمارے ہی تو بھائی برادر ہیں' یا رسول اللہ! ان پر احسان کر کے رہا کر دیا جائے ہو سکتا ہے اللہ پاک ان کی ہدایت کا سامان پیدا کر دے' خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انتقامی کارروائی کے حق میں نہیں تھے اس لئے حضرت ابوبکرؓ ہی کے مشورے پر فیصلہ ہوا۔

## غزوۂ حنین و اُحد میں جوانمردی:

یہ وہ دو غزوے ہیں کہ جن میں بظاہر مسلمانوں کو اپنی غلطی یا عجلت پسندی کی وجہ ہزیمت وقتی طور پر ہوئی اور بدحواسی ایسی پھیلی کہ گرد و پیش تک کا خیال جاتا رہا' لیکن ان دونوں جنگوں میں ہم حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اس لئے چمٹے پاتے ہیں کہ مبادا کفار کی یلغار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تکلیف نہ پہنچ جائے۔

غزوہ احد کے موقعے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑھے میں گر گئے' اس گڑھے تک سب سے پہلے پہنچنے والے یہی حضرت ابوبکرؓ تھے اور جب احد سے کفار چلے گئے اور مسلمان زخموں سے چور ہو کر نڈھال ہو چکے تھے مگر جنگی مصلحت کے پیش نظر' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعاقب کو مناسب سمجھا تو ستر صحابہ سمیت حضرت ابوبکرؓ نے ''حمراء الاسد'' تک تعاقب کیا' یہی وجہ ہوئی کہ ابوسفیان کو جنگ کو ادھورا چھوڑنے پر پشیمانی ہوئی' لوٹنے کا ارادہ کیا' لیکن تعاقب کا حال سن کر اپنی راہ لی۔ (بخاری شریف ۲/۵۸۴)

اسی طرح غزوۂ حنین میں جب مسلمانوں کے پاؤں اولاً اکھڑ گئے تو جن حضرات نے ثبات قدمی اور پُرجوش عزم و حوصلہ کا مظاہرہ کیا ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات گرامی بھی تھی۔ (طبقات ابن سعد ۳/۱۵۱)

## حضورؐ کی رکاب تھام لو:

صلح حدیبیہ جو بظاہر دب کر ہوئی صحابہ کرامؓ اس کے لئے ہرگز آمادہ نہیں تھے لیکن حضورؐ نے جو کچھ کیا تھا وہ وحی الٰہی کے اشارے سے کیا تھا' اسی لئے اس کو ''فتح مبین'' قرآن کی زبان میں کہا گیا' حضرت عمرؓ جیسے پُرجوش صحابہ کرامؓ میں تھے جو دب کر صلح کو اسلام کی توہین سمجھتے تھے' آخر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا تو حضورؐ سے سوال و جواب بھی کیا' جس کا افسوس انہیں زندگی بھر رہا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس جا کر بھی عدم اطمینان کا اظہار کیا' لیکن ابوبکرؓ تو مزاج نبوت کے حقیقی رمز شناس تھے پھر مقام صدیقیت کا تقاضا بھی تو یہی تھا کہ ہر قول و فعل پر آمنا و صدقنا کہا جائے' بلکہ اسی کو مایۂ افتخار بھی سمجھا جائے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ عمر! حضور کی رکاب تھام لو' آپؐ نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ کے حکم سے کیا ہے' دین و مسلمان کے فائدے کے لئے کیا ہے۔ (مسلم ۲/۱۰۶)

## خدا اور رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں:

اس طرح اسلامی مملکت پھیلتی گئی لیکن ۹ ہجری رجب میں سرحد کے شمال کی جانب سے تشویشناک خبریں موصول ہونے لگیں کہ بازنطینی بادشاہ ہرقل' مسلمانوں پر حملہ کرنے والا ہے' ادھر شدید گرمی' بلکہ ہو کا عالم ہے' صحابہ کرامؓ بے سروسامانی کے عالم میں ہیں' ابھی تو مختلف جنگوں سے فارغ ہوئے ہیں' جسم کا انگ انگ ٹوٹ رہا ہے' ابھی سب سے زیادہ ضرورت تجارت و معیشت کی بحالی و آبادکاری کی تھی' لیکن اسی عالم میں ایک منادی مسجد نبوی سے اعلان کرتا ہے کہ لوگو! دشمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور جو بھی نقد اثاثہ ہو جہادی فنڈ میں جمع کر دو۔

ہر ایک اپنی اپنی وسعت کے مطابق' مال و اسباب' جہادی فنڈ میں جمع کرنے لگے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فوج کے ایک ثلث کا پورا خرچ اپنے ذمہ لیا' نیز ایک ہزار اونٹ' ستر گھوڑے اور ایک

ہزار طلائی دینار نقد پیش کیا۔ حضرت عمرؓ کے پاس بھی ان دنوں مال و اسباب کی فراوانی تھی‘ سب کا نصف لاکر حضورؐ کی خدمت میں پیش کردیا اور اس طرح انہوں نے ایک گونہ اطمینان محسوس کیا کہ آج اپنے ساتھیوں سے نیک کام میں سبقت ہوگئی‘ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ جو دوسرے اپنے سارے سازوسامان کو کاندھے پر لادے آرہے تھے‘ حضورؐ نے قریب آنے پر دریافت کیا کہ اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو سادگی سے جواب دیتے ہیں کہ اللہ ورسول کا نام چھوڑ آیا ہوں اور بس۔ (ترمذی ۲/۲۰۸)

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

**دور اسلام کا پہلا امیر حج:**

۹/ ہجری کو عام الوفود بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسلام کا چرچا گوشے گوشے تک ایسا ہوچکا تھا کہ لوگ دور دراز سے وفود کی شکل میں آرہے تھے اور دین اسلام کو سمجھ کر اس سے وابستہ ہوتے جارہے تھے۔ اللہ پاک نے اسی سال حج فرض کیا تو حضورؐ نے امیر حج کے لئے حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب کیا اور تین سو صحابہ کو ساتھ کرکے مکہ مکرمہ حج کے لئے روانہ فرمایا۔ مسلمانوں نے آپؓ کی امارت میں مناسک حج ادا کئے۔ (بخاری ۲/۶۲۶)

**مرض الوفات اور سترہ نمازوں کی امامت:**

جب دین کی تکمیل ہوگئی تو نبی کا کام پورا ہوگیا‘ کچھ اشارۂ غیبی بھی اس طرح کے مل گئے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری تیاریاں مکمل کرلیں۔ ۱۸یا۱۹ صفر کو جنت البقیع تشریف لے گئے‘ مدفونین کے لئے دیر تک دعائے مغفرت کی‘ واپسی پر طبیعت ناساز ہوگئی‘ ابتدائی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لاتے اور نماز کی امامت فرماتے‘ مگر ضعف و نقاہت بڑھ گئی اور مرض نے شدت اختیار کی تو حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ وہ نمازوں کی امامت کیا کریں‘ ہرچند کہ حضرت ابوبکرؓ رقیق القلب تھے‘ حضورؐ کی جگہ ان کا کھڑا ہونا انتہائی دشوار تھا‘ حضرت صفیہ و عائشہ رضی اللہ عنہن مشترکہ طور پر مصر تھیں کہ حضرت عمرؓ کو یہ حکم دیا جائے‘ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے یہ حکم دیا کہ نماز ابوبکرؓ ہی پڑھائیں گے‘ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں رحلت سے قبل تک ۱۷ نمازوں کی امامت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کی۔ (بخاری ۱/۹۳ تا ۹۵)

**حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو:**

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ مسجد نبوی کے اردگرد رہائشی پلاٹ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بھی ایک حصہ ملا تھا‘ جس میں انہوں نے ایک مکان بنوایا تھا‘ اس کی ایک کھڑکی مسجد کی جانب بھی کھلتی تھی‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران مرض ایک روز افاقہ محسوس کیا تو مسجد تشریف لائے‘ منبر پر تشریف فرما ہوکر ایک مختصر سی تقریر بھی فرمائی کہ اللہ پاک نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو دنیا کو اختیار کرے یا پھر آخرت کو ترجیح دے‘ چنانچہ اس بندۂ خدا نے آخرت کو ترجیح دی‘ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ زاروقطار رونے لگے‘ حضورؐ نے فرمایا کہ ابوبکر! صبر سے کام لو‘ پھر فرمایا کہ سب دریچے بند کردیے جائیں صرف ابوبکرؓ کا دریچہ کھلا رہے گا۔ (بخاری ۱/۵۱۶‘ ترمذی ۲/۲۰۷)

**عمرؓ بیٹھ جاؤ:**

حضرت ابوبکرؓ ایک طرف تو نماز کی ذمہ داری‘ دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی وجہ سے اپنے گھر جو مقام سنح میں تھا نہ جاسکے۔ ایک روز صبح کی نماز کے بعد حضورؐ سے اجازت لی اور گھر چلے گئے‘ اتنے میں حضورؐ کا وصال ہوگیا‘ یہ خبر آگ کی طرح پھیلی‘ حضرت ابوبکرؓ دوڑے ہوئے تشریف لائے‘ مسجد نبوی پہنچے تو دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نڈھال ہیں‘ حضرت عمرؓ ننگی تلوار لئے کھڑے ہیں اور اعلان کررہے ہیں کہ خبردار! جو کوئی کہے گا کہ محمدؐ کی وفات ہوگئی ہے اس کی گردن تن سے اڑادوں گا۔

حضرت ابوبکرؓ اولاً حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے‘ رخ انور سے چادر ہٹائی‘ پیشانی کو بوسہ دیا اور "طبت حیاً و میتاً" کہتے ہوئے باہر تشریف لائے‘ حضرت عمرؓ بدستور لوگوں کو دھمکا رہے تھے‘ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ عمر بیٹھ جاؤ‘ حضرت عمرؓ نہ بیٹھے‘ بڑا ہی نازک وقت تھا‘ کسی کے حواس ٹھکانے نہ تھے‘ حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہوئے اور تقریر شروع کی کہ لوگو! تم میں سے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سن لے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہوچکے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کیا کرتا تو وہ رب حی لایموت ہے‘ پھر آپ نے "وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ" کی تلاوت کی‘ مجمع کیا یک چونک اٹھا‘ حضرت عمرؓ میں بھی سکت نہ رہی‘ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئے اور اس طرح لوگوں کو یقین آگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوچکا ہے۔

یہ یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے وہ لمحات ہیں جو اسلام لانے کے بعد سے لے کر وفات نبوی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرے‘ اس پوری زندگی میں آپؓ نے کس جذبہ جاں نثاری اور اولوالعزمی کا ثبوت دیا گویا کہ پوری زندگی کا خلاصہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی ووارفتگی تھی کہ کبھی بھی لمحہ بھر کا فراق گوارا نہ کرسکے۔

☆☆..........☆☆

# قادیانیت مسلمانوں کے مفادات سے غداری کا نام ہے

تحریر: الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل امام الحرم المکی
ترجمہ: مولانا عبداللطیف مدنی

## قادیانیوں کے متعلق فیصلہ

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین"

ترجمہ: ''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں۔''

یہ آیت کریمہ صراحتاً دلالت کرتی ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی اس سلسلے میں متواتر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ شیخ ابن عطیہؒ اپنی تفسیر میں ''کلمۂ خاتم'' (فتح التاء) پر رقم طراز ہیں کہ یہ لفظ تاء کے زبر کے ساتھ ہے اور معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء علیہم السلام ختم کر دیے گئے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی بس جن کو ملنی تھی مل چکی) اور جمہور کی قرأت (خاتم) تاء کی زیر کے ساتھ ہے اور معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا' یعنی سب نبیوں کے آخر میں آئے ہیں۔ پھر شیخ نے فرمایا کہ یہ الفاظ علمائے سلف و خلف کی ایک جماعت کے نزدیک بالعموم اس بات کی صراحتاً متقاضی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

رئیس المفسرین حافظ ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

''یہ آیت اس بات میں نص ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا' اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا' کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبے سے خاص ہے لہٰذا ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔ اور ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی روایت کرنے والی صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت ہے۔

اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ نے ختم نبوت و رسالت پر بہت سی احادیث ذکر فرمائی ہیں' ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱:...... بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایسی ہے' جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا' مگر اس کے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی' پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں وہی اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔''

یہ بخاری شریف کے لفظ ہیں۔

۲:...... امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر چھے باتوں میں فضیلت دی گئی ہے:

(۱) مجھے جوامع الکلم دیے گئے۔

(۲) رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے)۔

(۳) میرے لئے غنیمت کا مال

حلال کردیا گیا (بخلاف پہلے انبیاؑ کے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال نہ تھا' بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال غنیمت کو جلا کر خاکستر کردیتی تھی' اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی)۔

(۴) میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی (بخلاف پہلی امتوں کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں میں ہی ہوسکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لئے پاک کرنے والی بنادی گئی (یعنی ضرورت کے وقت تیمم جائز کردیا گیا' جو کہ پہلی امتوں کے لئے جائز نہ تھا)۔

(۵) میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (بخلاف پہلے انبیاؑ کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص علاقے میں ایک محدود زمانے تک کے لئے مبعوث ہوتے تھے)۔

(۶) یہ کہ مجھ پر تمام انبیاؑ علیہم السلام ختم کردیئے گئے (یعنی نبوت ختم کردی گئی)۔"

امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے بہت سے نام ہیں: میں محمد ہوں' اور میں احمد ہوں' اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی حشر برپا ہوگا اور قیامت آجائے گی (یعنی کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں۔"

یہ مسلم کے لفظ ہیں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

یہ ثابت صحیح اور صریح احادیث اور ان کے علاوہ احادیث جو حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں' قطعی طور پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ حافظ ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ اس سلسلے کی احادیث بہت ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس وسیع رحمت پر شکر کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے رحم وکرم سے ایسے بڑے رسول کو ہماری طرف بھیجا اور ختم المرسلین اور خاتم النبیین بنایا اور یکسوئی والا' آسان' سچا اور سہل دین آپ کے ہاتھوں کمال کو پہنچایا۔ رب العالمین نے اپنی کتاب میں اور رحمۃ للعالمین نے اپنی متواتر احادیث میں یہ خبر دے دی کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں' تاکہ لوگوں کو یقین ہوجائے کہ ہر وہ شخص جو آپ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا بڑا افتراء پرداز' دجال' گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے گو وہ شعبدے دکھائے اور ہر قسم کی جادوگری کرے اور بڑے بڑے کمالات اور عقل کو حیران کردینے والی چیزیں پیش کرے اور طرح طرح کی نیرنگیاں دکھائے کیونکہ عقل مند جانتے ہیں کہ یہ سب فریب' دھوکا اور مکاری ہے' یمن کے مدعی نبوت اسود عنسی کو اور یمامہ کے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو دیکھ لو کہ دنیا نے انہیں جیسے یہ تھے سمجھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ایسے احوال فاسدہ ظاہر کئے جن سے ان کی اصلیت سب پر ظاہر ہوگئی اور ہر عقل وفہم اور تمیز والا یہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ (اللہ ان پر لعنت کرے)

یہی حال ہوگا ہر اس شخص کا جو قیامت تک اس دعوے سے مخلوق کے سامنے آئے گا' اس کا جھوٹ اور اس کی گمراہی سب پر کھل جائے گی' یہاں تک کہ سب سے آخری دجال' مسیح دجال آئے گا' وہ سب مدعی نبوت' مسیح دجال پر ختم کردیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایسے امور پیدا فرمادے گا کہ علماء اور مومن اس کے جھوٹا ہونے کی شہادت دیں گے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف وکرم ہوگا کہ ایسے جھوٹے دعویداروں کو یہ نصیب ہی نہیں ہوتا کہ وہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں ہاں اتفاقی طور پر یا جن احکام میں ان کا اپنا مقصد ہوتا ہے ان پر بہت زور دیتے ہیں اور ان کے اقوال' ان کے افعال انتہائی افتراء اور فجور والے ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن کے پاس آتے ہیں؟ ہر ایک بہتان باز گنہگار کے پاس آتے ہیں۔"

اور سچے نبیوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے' وہ نہایت نیکی والے' بہت سچے' ہدایت والے' استقامت والے' قول وفعل کے اچھے' نیکیوں کا حکم دینے والے' برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں' اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزوں اور خارق عادت چیزوں سے ان کی تائید ہوتی ہے اور اس قدر واضح اور روشن دلائل و براہین ان کی نبوت پر ہوتے ہیں کہ قلب سلیم ان کے ماننے پر مجبور ہوجاتا ہے' اللہ تعالیٰ اپنے سب سچے نبیوں پر مسلسل قیامت تک رحمتیں اور سلامتیاں نازل فرماتا رہے۔

اور ان قادیانیوں کے عقائد ونظریات میں جب غور وفکر کروگے' تو پوری معرفت اور کامل یقین ہوجائے گا کہ ان کے بعض عقائد کفر وارتداد' عداوت اور نفرت کا باعث ہیں اور جو شخص ان کے دعوے کو پہچان لینے کے بعد ان کے کفر میں شک اور تردد کرے

تو وہ کافر ہے۔ چنانچہ علماً کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کی تکذیب وانکار کررہا ہے۔

**قادیانیوں کی تکفیر کی وجوہ:**

ان قادیانیوں کی تکفیر ایک طریق سے نہیں بلکہ متعدد طریق سے واضح ہے' اس لئے کہ (۱) نبوت کا دعویٰ کرنا کفر کا ارتکاب ہے' (۲) جو شخص یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ تھا اور وہ بغیر باپ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پیدا نہیں ہوئے وہ کافر ہے' (۳) جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہو' وہ خارج از اسلام ہے' (۴) حضرات انبیاً علیہم السلام کے وہ معجزات جن کا ذکر قرآن کریم یا احادیث متواترہ میں ہے' ان کا منکر بھی کافر ہے۔

**قادیانیوں سے دوستی عظیم جرم ہے:**

جو شخص مسلمانوں پر کفار کی فضیلت کا قائل ہو وہ خارج از اسلام ہے۔ اسی طرح جو مسلمانوں کی بجائے کافروں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

"اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا' بے شک وہ انہی میں سے ہوگا۔"

اور ان قادیانیوں میں یہ سب امور کفر جمع ہیں۔ لہٰذا ان کی تکفیر میں نہ کوئی جھگڑا اور نہ کوئی ادنیٰ شک وشبہ بلکہ قطعاً کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں' اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دینی مذہبی کوئی بھی تعلق نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین پر یہ آیت کریمہ پوری طرح منطبق ہورہی ہے:

"اور جب (قیامت میں) تمام مقدمات فیصل ہوچکیں گے تو شیطان جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے سچے وعدے کئے تھے اور میں نے بھی کچھ وعدے کئے تھے سو میں نے وہ وعدے تم سے خلاف کئے تھے اور میرا تم پر اور تو کچھ زور چلتا نہ تھا' بجز اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تھا' سو تم نے (باختیار خود) میرا کہنا مان لیا تو تم مجھ پر (ساری) ملامت مت کرو اور (زیادہ) ملامت اپنے آپ کو کرو نہ میں تمہارا مددگار (ہوسکتا) ہوں اور نہ تم میرے مددگار (ہوسکتے) ہو۔"

## قادیانیوں کے کفر کے متعلق شریعت بورڈوں کے فیصلے:

متعدد فقہی اکیڈمیوں اور علمی اسلامی بورڈوں کی طرف سے اس مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے (قادیانی/احمدی) کے کفر وضلال سے متعلق متعدد فیصلے صادر ہوچکے ہیں' جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

**رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد:**

مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر انتظام ربیع الاول ۱۳۹۴ھ موافق اپریل ۱۹۷۴ء کو پورے عالم اسلام کی اسلامی تنظیموں اور اداروں کا ایک بہت بڑا کنونشن منعقد ہوا' جس میں صرف اسلامی ممالک کے نہیں بلکہ پوری دنیا کی ۱۴۴ مسلم تنظیموں اور انجمنوں کے نمائندے شریک ہوئے اور مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک کے مسلمانوں نے اس کنونشن کی نمائندگی کی اور قادیانیوں کے کفر وضلال کا متفقہ فیصلہ صادر فرمایا۔

**قرارداد کا ترجمہ:**

قادیانیہ ایک باطل فرقہ ہے' جو اپنی اغراض خبیثہ کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں کو اکھاڑنا چاہتا ہے' اسلام سے اس کی مخالفت درج ذیل باتوں سے واضح ہے:

(۱) اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرنا' (۲) نصوص قرآنیہ میں تحریف کرنا' (۳) جہاد کو منسوخ اور باطل قرار دینا۔

قادیانیت کی داغ بیل برطانوی سامراج نے رکھی اور اسی نے اسے پروان چڑھایا' وہ سامراج کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے اور امت اسلامیہ کے مسائل میں خیانت کرتا ہے اور اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دے کر مسلمانوں کے مفادات سے غداری کرتا ہے اور ان طاقتوں کی مدد سے اسلام کے بنیادی عقائد میں تغیر وتحریف اور بیخ کنی کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے جیسے:

(۱) دنیا میں عبادت خانوں کے نام پر اسلام دشمن طاقتوں کی کفالت سے ارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

(۲) مدارس' اسکولوں' یتیم خانوں اور امدادی کیمپوں کے نام پر غیر مسلم قوتوں کے تعاون سے ان ہی کے مقاصد کی تکمیل۔

(۳) دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت کا اہتمام۔

ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے کنونشن میں طے کیا گیا:

(۱) دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں اور اداروں کا

فرض ہے کہ وہ قادیانیت اور اس کی ہر قسم کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی ان کے معابد' مراکز' یتیم خانوں وغیرہ میں کڑی نگرانی کریں اور ان کی تمام درپردہ سیاسی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں اور اس کے بعد ان کے پھیلائے ہوئے جال' منصوبوں' سازشوں سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے انہیں پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔ نیز اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے اور اس وجہ سے انہیں مقامات مقدسہ حرمین وغیرہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۲) مسلمان' قادیانیوں سے کسی قسم کا معاملہ نہیں کریں گے اور اقتصادی' معاشرتی' اجتماعی' عائلی وغیرہ ہر میدان میں ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

(۳) کنونشن تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں' ان کے تمام وسائل اور ذرائع کو ضبط کیا جائے اور کسی قادیانی کو کسی اسلامی ملک میں کسی قسم کا بھی ذمہ دارانہ عہدہ نہ دیا جائے۔

(۴) قرآن کریم میں قادیانیوں کی تحریفات سے لوگوں کو خبردار کیا جائے اور ان کے تمام تراجم قرآن کا شمار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان تراجم کی ترویج واشاعت کی روک تھام کی جائے۔

**مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی فقہ اکیڈمی کا فیصلہ:**

نیز ان فیصلوں میں فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے' جس کا انعقاد ۱۰/شعبان ۱۳۹۸ھ میں موافق ۱۵/ جولائی ۱۹۷۸ء مکہ مکرمہ میں ہوا۔

قادیانی مذہب جس کی دعوت کا علمبردار اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۷۶ء ہے' کونسل نے باضابطہ اس کا مطالعہ کیا اور پھر مندرجہ ذیل فیصلہ صادر فرمایا:

"حمد وصلوٰۃ کے بعد فقہ اکیڈمی نے موضوع فرقہ قادیانیہ کا جائزہ لیا جو گزشتہ صدی (انیسویں صدی عیسوی) ہندوستان میں ظاہر ہوا' "احمدیہ" بھی اس کا نام ہے' اس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی جس کی دعوت کا علمبردار ہے' وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ نبی ہے' اس کی طرف وحی آتی ہے اور وہ مسیح موعود ہے اور نبوت ہمارے سردار حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی (جیسا کہ کتاب و سنت کی تصریحات کے مطابق ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے) اور اس کا گمان ہے کہ دس ہزار سے زائد آیات کا اس پر نزول وحی کے ذریعے ہوا' اور جو اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور مسلمانوں پر قادیان کا حج کرنا واجب ہے' اس لئے کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مانند مقدس شہر ہے اور وہی ہے' جس کا نام قرآن کریم میں مسجد اقصیٰ ہے۔ یہ سب باتیں اس کی کتاب "براہین احمدیہ" اور اس کے رسالے "التبلیغ" میں باصراحت موجود ہیں۔ نیز اس کونسل نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے اور اس کے خلیفہ مرزا بشیر الدین کے اقوال و اعلانات کا جائزہ لیا اور وہ اپنی کتاب "آئینہ صداقت اسلام" میں رقم طراز ہے:

"ہر وہ مسلمان جو مسیح موعود (یعنی اس کے والد مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں داخل نہیں ہوا' خواہ اس نے ان کا نام سنا ہو یا نہ سنا ہو' وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔" (کتاب مذکور ص:۳۵)

اور ان کے قادیانی اخبار الفضل میں اس کا وہ قول بھی موجود ہے جو بعینہٖ اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا:

"بے شک ہم مسلمانوں کے ہر چیز میں مخالف ہیں: اللہ میں' رسول میں' قرآن میں' نماز میں' روزہ میں' حج میں' زکوٰۃ میں اور ہمارے اور ان کے درمیان ان سب چیزوں میں بنیادی اختلاف ہے۔"

(الفضل ۳۰/جولائی ۱۹۳۱ء)

اور اسی اخبار (جلد ثالث) میں یہ بھی درج ہے:

"مرزا نبی محمد ہی ہے' یہ خیال کرتے ہوئے کہ قرآن کریم میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول: "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" ہے اس کا مصداق مرزا ہی ہے۔"

(کتاب انوار الخلافہ ص:۲۱)

اور نیز کونسل نے ان مضامین کا جائزہ لیا جو علماء کرام اور قابل اعتماد مسلمان مضمون نگاروں نے فرقہ قادیانیہ احمدیہ کے دائرۂ اسلام سے کلی طور پر خارج ہونے کے متعلق تحریر فرمائے ہیں اور اس کی بنا پر پاکستان کے شمالی سرحدی صوبے کی صوبائی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں ایک متفقہ فیصلہ کیا' جس میں فرقہ قادیانیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' پھر پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی بالاتفاق وہ ایمان افروز فیصلہ کیا' جس کے نتیجے میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانیوں کے اس عقیدے کے ساتھ ساتھ وہ بات بھی ہے جو خود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کی صریح عبارتوں اور ہندوستان میں انگریزی حکومت کی محبت اور دائمی عنایت کا خواستگار ہے اور وہ جہاد کے حرام ہونے کا اعلان ہے اور جہاد کا انکار اس لئے کرتا ہے تاکہ مسلمانوں کو بھارت کی انگریزی سامراجی

حکومت کا مخلص وفادار بنادے کیونکہ نظریہ جہاد ہی بعض جاہل مسلمانوں کے لئے انگریز کے ساتھ اخلاص سے مانع ہوتا ہے اور وہ اس سلسلے میں اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" ایڈیشن ۳ص:۱۷ کے ضمیمے میں لکھتا ہے:

"میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ میرے پیروکار جب زیادہ ہو جائیں گے تو جہاد پر یقین رکھنے والے کم ہو جائیں گے' کیونکہ میرے مسیح یا مہدی ہونے کا یقین کرنے سے جہاد کا انکار لازم آتا ہے۔"

اب استاذ ندوی کا وہ پیغام ملاحظہ فرمائیں جو رابطہ نے ص:۲۵ پر نشر کیا ہے:

"اور فقہ اکیڈمی کی کونسل نے ان مستندات کو اور اس کے علاوہ بہت سی دستاویزات جو عقیدۂ قادیانیہ' ان کی نشوونما اور ارتقا' اور صحیح اسلامی عقیدے کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو اس سے ورغلانے اور گمراہ کرنے کی وضاحت کرتی ہیں' زیر بحث لانے کے بعد کونسل نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ عقیدۂ قادیانیہ جو احمدیہ کے نام سے بھی معروف ہے' اس کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو اختیار کرنے والے کافر اور دائرۂ اسلام سے بالکل خارج ہیں اور ان کا خود کو مسلمان ظاہر کرنا' سراسر گمراہی' دھوکا اور فریب ہے' اور کونسل کا یہ اعلان ہے کہ تمام مسلمان حکومتیں' علما' مضمون نگار' مفکرین اور دعاۃ وغیرہ سب پر واجب ہے کہ وہ اس باطل مذہب اور اس کے اپنانے والوں کا دنیا کے ہر خطے میں مقابلہ کریں اور اس جدوجہد میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔"

## بحوث وافتاء کی مستقل کمیٹی کا فتویٰ:

سعودی عرب میں البحوث العلمیہ والافتاء کی مستقل کمیٹی سے فرقہ قادیانیہ کے اسلام کا حکم دریافت کیا گیا تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ حکومت پاکستان کی طرف سے اس فرقے کے کافر ہونے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے' اسی طرح بعینہ یہی حکم رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف سے اور اسلامی تنظیموں کا کنونشن جو رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام ۱۳۹۴ھ میں منعقد ہوا' کی طرف سے صادر ہوا ہے۔

پھر اس مستقل کمیٹی نے اس فرقے کا فیصلہ اپنے الفاظ میں صادر فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

"یہ فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد ہندی نبی ہے جس پر وحی نازل ہوتی تھی اور کسی شخص کا اسلام اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا' جب تک اس پر ایمان نہ لائے اور یہ تیرھویں صدی ہجری کی پیداوار ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں یہ بتادیا ہے کہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اور علما اسلام کا اس پر اجماع ہے' لہٰذا جو شخص دعویٰ کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی ہو سکتا ہے' جس پر وحی نازل ہوتی ہو تو وہ کافر ہے اس لئے کہ وہ قرآن کریم کی تکذیب کر رہا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ جو آپ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتی ہیں' ان کو جھٹلا رہا ہے اور اجماع امت کا مخالف ہے۔" (فتویٰ نمبر ۱۶۱۵)

اور فتویٰ نمبر ۴۳۱۷ میں ہے کہ مستقل کمیٹی سے بھی قادیانیہ اور ان کے مذعوم نبی کے متعلق سوال ہوا تو اس کا حسب ذیل جواب دیا گیا ہے' اور حمد وصلوٰۃ کے بعد:

"نبوت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا' کتاب وسنت سے یہی ثابت ہے' لہٰذا جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور ان ہی میں سے مرزا غلام احمد قادیانی ہے' تو اس کا دعویٰ نبوت اپنے لئے سراسر جھوٹ ہے اور قادیانیوں نے جو اس کی نبوت کا نظریہ قائم کر رکھا ہے وہ زعم کاذب ہے' اور سعودیہ کے علما بورڈ کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ قادیانیہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ نیز پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار' خواہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں قرار دیتے ہوں کافر اور خارج از اسلام ہیں۔"

## اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ:

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے بتاریخ ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ قادیانیہ یقیناً ایک کافر فرقہ ہے اور پورے عالم اسلام میں بڑے بڑے علما کے انفرادی فتاویٰ صادر ہو چکے ہیں' جو اس فرقے کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔

☆☆..........☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# یقین ماڈل اسکول

ایک منفرد 'O' & 'A' لیول تعلیمی ادارہ اسلامی ماحول میں۔ قرآن حفظ یا ناظرہ کی خوبی دامن گیر کیے ہوئے جو لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ یونٹوں پر مشتمل ہے۔

☆ امسال ہونہار طلباء وطالبات کو ''وظائف'' کی بھی پیشکش کرتا ہے ☆

پروگرام برائے امتحان وظیفہ۔ جماعت چہارم تا نہم

رجسٹریشن: یکم مارچ 2004 سے جاری ہے ............... (صبح 9 بجے تا 3 بجے شام) ۔ پیر تا جمعہ

امتحانات:

| | | |
|---|---|---|
| ہفتہ 24 اپریل 2004 | 08:30 تا 10:00 - انگریزی | 10:30 تا 12:00 - اردو |
| اتوار 25 اپریل 2004 | 08:30 تا 10:00 - ریاضی | 10:30 تا 12:00 - جنرل سائنس |

نتیجہ و اعلان داخلہ: جمعہ 30 اپریل 2004 ☜ 09:00 تا 12:00

☆ مزید برآں ادارہ حافظ طلباء وطالبات۔ ☆

کو سریع رفتار کلاسوں کے ذریعے مختصر مدت میں ممکنہ کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے انکی عمر اور صلاحیت کے مطابق مطلوبہ سطح پر لا کر عصری تعلیمی دھارے میں شامل کرے گا۔ انشاء اللہ

رجسٹریشن: یکم مارچ 2004 سے جاری ہے ........... (صبح 9 بجے تا 3 بجے شام) ۔ پیر تا جمعہ

داخلہ ٹیسٹ ہر جمعرات

بیرون ملک پاکستانی بھی اس پیشکش سے استفادہ کر سکتے ہیں

برائے رابطہ:

فون: 4542104 ، 4542981 ، 4522560

3، ماڈرن ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک 8/17 اے ایم یمنی روڈ فائن ہاؤس شاہراہ فیصل۔ کراچی

ای میل: yaqeenmodel@hotmail.com

# امام اعظمؒ

بابو شفقت قریشی سہام

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطیؒ تھا' آپؒ کی ولادت ۸۰ ہجری میں ہوئی' جب کنیز نے بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تو امام اعظمؒ کے والد محترم سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کیا جو اس نے فرزند ارجمند کی صورت میں عطا فرمائی۔ نومولود کے چہرے پر عجیب وغریب چمک دیکھ کر دل خوشی سے معمور ہو گیا کیونکہ اس کے چہرے اور پیشانی کی کشادگی اسے ذکی اور فہیم ظاہر کرتی تھی۔ بچے کا نام نعمانؒ رکھا گیا' آپ کی والدہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک فرشتہ سیرت وعظیم عورت تھیں اور آپؒ کے والد محترم کے سر پر حضرت علیؓ نے دست شفقت وکرم رکھ کر دعائیہ کلمات ادا فرمائے تھے۔

جب ان کے والد ثابتؒ کی عمر تقریباً دو سال کی ہوئی تو ان کے والد اور امام اعظمؒ کے دادا زوطیؒ اپنے خاندان کے چشم وچراغ کو لے کر حضرت علیؓ کے پاس آئے اور اپنے کم سن بیٹے اور خاندان رسالت کے غلام ثابتؒ کے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔ جب بچہ قریب لایا گیا تو حضرت علیؓ نے بچے کے چہرے پر اپنی نگاہیں مرکوز کر دیں' جنہوں نے زوطی خاندان کی علمی تاریخ مرتب کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے آخر میں فرمایا:

"اے ازل و ابد کے مالک
زوطیؒ کی نسل کو دونوں جہانوں میں
سرخرو فرما۔"

نعمانؒ کی پیدائش کے موقعہ پر ان کے والد ثابتؒ نے بچے کو گود میں اٹھا کر ان کی آنکھوں میں حضرت علیؓ کی دعاؤں کا عکس تلاش کرنے کی کوشش کی اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے "باب العلم" حضرت علیؓ کی دعاؤں کے حلقہ اثر میں رکھے۔

حضرت نعمان کی عمر تین سال ہوئی تو ان کو قاری عاصمؒ کی شاگردی میں دے دیا گیا' جو قرأت کلام الٰہی میں کمال رکھتے تھے۔ قاری عاصمؒ عام لوگوں سے گریز کرتے تھے لیکن نعمانؒ کو نہ صرف بخوشی اپنے حلقہ درس میں شامل کر لیا بلکہ فرمایا:

"یہ بچہ تو ایسا ہے کہ جدھر سے
گزرے گا اساتذہ اور درس گاہیں خود
ہی پکاریں گی: اے علم کے وارث!
ہماری طرف آؤ اور اپنی امانت حاصل
کرلو۔"

ان الفاظ سے حضرت علیؓ کی دعاؤں کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ آپؒ ایک ذہین طالب علم تھے۔ کلام پاک حفظ کر لیا اور آداب قرأت سے واقفیت حاصل کر لی اور ابتدائی علوم سے دس سال کے عرصہ میں مکمل آگاہی حاصل کر لی۔ حدیث اور فقہ پر عبور حاصل کرنے کے لئے عربی زبان پر مکمل دسترس حاصل کر لی۔ شروع سے ہی آپ کی شخصیت نیک سیرت اور باعمل تھی۔ آپؒ کے والد ایک تاجر تھے' اس لئے تجارت کے رموز سے بھی اپنے بیٹے کو باخبر کیا۔ آپؒ پہلے ہی معاملات کی صفائی اور دیانتداری کے مجسم نمونہ تھے اوپر سے تجارت میں ان اصولوں کو اور بھی اجاگر کر دیا۔

ہشام بن عبدالملک کے دربار میں ایک رومی راہب نے مسلمانوں سے مناظرہ کرتے ہوئے تین سوال کئے:

پہلا سوال: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ خدا سے پہلے کون تھا؟

دوسرا سوال: خدا کا رخ کس طرف ہے؟ اور تیسرا سوال: خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟

پہلے سوال کا جواب: نعمان بن ثابتؒ نے

دیتے ہوئے کہا کہ جب ایک سے پہلے بھی ایک ہی ہے تو پھر خدا سے پہلے بھی خدا ہی ہے۔

دوسرے سوال کے جواب کے لئے شمع جلا کر آپؒ نے کہا کہ شمع کا رخ متعین کرو' جواب ملا شمع کا کوئی رخ متعین نہیں کیا جاسکتا' اس کی روشنی چاروں طرف ہے۔ آپؒ نے یہ سن کر فرمایا جب ایک معمولی شمع کا رخ متعین کرنا ناممکن ہے تو پھر اس ذات باری کا رخ کس طرح متعین کیا جاسکتا ہے؟ جو نور ہی نور ہے۔

تیسرے سوال کا جواب آپؒ نے سورۃ بقرۃ کی آیت پڑھ کر دیا کہ وہ اللہ ہر وقت بیدار رہتا ہے' اسے اونگھ بھی نہیں آتی۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ ہر وقت فعال ہے تو فی الوقت اس کی مصروفیت کیا ہے جاننے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ اور اب میرے اللہ کی نئی مصروفیت یہ ہے کہ اس نے روم کے عظیم دانشور کو ایک معمولی علم رکھنے والے طالب علم کے سامنے عاجز کردیا ہے۔

جس نوجوان نے ایک غیر مسلم کے ہوش وخرد کا طلسم پارہ پارہ کردیا وہ امام حماد بن سلمانؒ کے شاگرد خاص زوطی کے پوتے ثابت کے فرزند علم و عمل کے خزانے سے معمور' کوفے کے رہنے والے نعمانؒ تھے جو تمام عالم اسلام میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نام سے مشہور ہیں۔

امام اعظمؒ سولہ برس کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے گئے' مطاف میں کچھ مقتدر شخصیات تشریف فرما تھیں۔ انہیں بتایا گیا کہ صحابی عبداللہ بن حارثؓ کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ فرمارہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے دین کا فقہ حاصل کیا تو اللہ اس کے مقاصد کا ذمہ دار ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ ایک رات آپؒ نے عجیب وغریب خواب دیکھا' پورا جسم پسینہ میں شرابور اس لئے ہوگیا کہ ان سے روضہ اطہر کی بے حرمتی کیسے ہوگی' لیکن خواب کی تعبیر یہ نکلی کہ آپؒ کے ہاتھوں کتاب وسنت کا علم زندہ ہوگا۔ امام شعبیؒ کی نصیحت کے بعد انہوں نے اپنی زندگی فقہ کے لئے وقف کردی اور حماد بن ابی سلیمانؒ کے حلقہ درس میں شمولیت اختیار کرلی اور بتایا کہ فرض کی ادائیگی' بندگی کا اظہار اور دنیا و آخرت کا حصول چونکہ حصول فقہ کے بغیر ممکن نظر نہیں آتا اس لئے خود کو انہوں نے فقہ کے لئے وقف کردیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پہلے شعروشاعری کی طرف متوجہ ہوئے لیکن غور کرنے پر معلوم ہوا کہ شاعری میں سوائے تخریب دین کے اور کچھ بھی نہیں' جبکہ فقہ کے حصول کے لئے مجھے بڑے بڑے مشائخ اور علمائے دین کا قرب حاصل ہوگا جو باعث خیروبرکت ہوگا۔ علم کی دولت ابراہیم نخعیؒ سے حماد کو ان سے حضرت نعمان بن ثابتؒ کو ملی۔ ابوحنیفہ کنیت اختیار کرنے کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی ایک آیت سے اپنی کنیت اختیار کی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اپنی بیٹی حنیفہ کی ذہانت سے متاثر ہوکر ابوحنیفہ کی کنیت اختیار کی اور ایک یہ بھی ہے کہ امام حمادؒ نعمان کو ابوحنیفہ کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ آپؒ نے پچپن حج کئے' محدثین کی مجالس میں شریک ہوئے اور تلاش علم کے لئے چار ہزار سے زیادہ درس گاہوں میں حاضری دی۔ فقہ وحدیث کے ہر چشمے سے خود کو دولت علم سے سیراب کیا' ہر قدم پر قدرتی رہنمائی ملتی رہی۔ زندگی بھر تحقیق وجستجو میں مگن رہے۔ تقریباً چار ہزار علمائے کرام اور اساتذہ سے دل و دماغ کو منور کیا۔ ہر اس دروازے پر حاضری دیتے رہے جہاں سے دولت علم کی امید ہوتی تھی۔ آپ علم حدیث کے بہت بڑے عالم تھے' آپؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم قدم قدم پر تدبر اور غوروفکر کا حکم دیتا ہے۔ آپؒ سے پوچھا گیا کہ فقہی مسائل کا حل کیسے تلاش کرتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا پہلے میں کتاب اللہ اور سنت نبوی پر عمل کرتا ہوں' پھر دوسرے فتاویٰ اور اقوال کو مدنظر رکھتا ہوں اور مجھ سے پہلے بھی علمائے کرام اجتہاد کرتے رہے ہیں' اس لئے ہم بھی کرتے رہیں گے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے علم معرفت کا سورج ۸۰ھ سے ۱۵۰ھ تک علم وآگہی کے افق پر چمک کر ۲۸/ رجب کو غروب ہوگیا۔ بظاہر تو وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں' مگر ان کی تعلیمات اور فکر وآگہی کی دولت سے مسلمان آج بھی مالا مال ہورہے ہیں' اور تاقیامت ہوتے رہیں گے۔ آپؒ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے عام فہم مسائل بیان کرو' دوسروں سے حسن نیت سے پیش آؤ' تکبر نہ کرو اور اخلاق کو اپنا شعار بناؤ' لوگوں سے محبت سے پیش آؤ' سلام کرنے میں پہل کرو' حسب استطاعت حاجت مند کی مدد کرو' بیمار کی بیمار پرسی کرو' حقوق شرعی کے قیام میں عجلت سے کام نہ لو' کسی کا انتقال ہوجائے تو اس کے جنازے میں جاؤ' دوسروں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔

☆☆..........☆☆

# اپنی صلاحیتیں
# دین کے لئے وقف کیجئے

مولانا محمد سلمان منصور پوری

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لانے والے نہایت جلیل القدر صحابی ہیں۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخصوص خدام میں تھے اور اس کثرت سے آپ کی خدمت مبارکہ میں حاضر رہتے کہ لوگ آپ کو اہل بیت ہی کا ایک فرد سمجھتے تھے' اللہ تعالیٰ نے فقہی بصیرت اعلیٰ درجہ کی عطا فرمائی تھی اور ساتھ میں اصلاح امت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جہاں کچھ من چلے لوگ جمع تھے اور موج و مستی کے ساتھ گانے بجانے کا دور چل رہا تھا' ایک بہترین آواز والا ''گویا'' جس کا نام ''زاذان کندی'' تھا اس نے اپنی طرب انگیز آواز سے مجلس گرم کر رکھی تھی' سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی دل کش آواز سن کر ایک جملہ ارشاد فرمایا اور آگے بڑھ گئے وہ جملہ یہ تھا: ''یہ آواز کتنی اچھی ہے کاش اس آواز سے اللہ کی کتاب قرآن کو پڑھا جاتا'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو کی کچھ جھلک ''زاذان'' نے بھی سن لی اور پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ صحابی رسول سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے' پھر اس نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ کر تشریف لے گئے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرتؓ یہ فرما گئے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ ''اس دل کش آواز سے اللہ کی کتاب کو پڑھا جاتا'' بس یہ بات سن کر ''زاذان'' کے دل کی حالت بدل گئی' انہوں نے وہیں تمام آلات طرب و مستی توڑ ڈالے اور گلے میں رومال ڈال کر بے تحاشا روتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں توبہ کی غرض سے حاضر ہوئے' حضرتؓ نے انہیں سینے سے لگایا اور ان کی ندامت اور سچی توبہ کو دیکھ کر خود آپ پر بھی رقت طاری ہوگئی' اور فرمایا:

''اس شخص نے توبہ کر کے اپنے کو اللہ کا محبوب بنالیا ہے'' اس لئے میرے دل میں بھی اس کی محبت راسخ ہوگئی ہے' اس کے بعد یہی ''زاذان'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ پڑے اور قرآن و سنت کا عظیم الشان علم حاصل کر کے اپنے وقت کے امام کہلائے' آج بھی ذخیرہ احادیث میں بے شمار روایتیں آپ کے واسطے سے مروی ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ (کتاب التوابین لابن قدامہ ص:۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد کہ ''کاش یہ آواز قرآن کی تلاوت میں صرف ہوتی'' بڑا ہی پر از بصیرت اور نہایت پر اثر جملہ ہے' اور اس کا تعلق صرف مذکورہ واقعہ ہی سے نہیں بلکہ اس کا استحضار ہر اس موقع پر رہنا چاہئے' جہاں ہماری صلاحیتیں خیر کے کاموں کے بجائے گناہوں اور لغو کاموں پر صرف ہو رہی ہوں۔

افسوس ہے کہ آج اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ فلاں ''گویا'' مسلمان ہے یا فلاں اداکار اور فنکار یا فلم اسٹار کا نام مسلمانوں جیسا ہے اور لوگ انہی چیزوں کو عزت و وقعت کا معیار سمجھتے ہیں اور ان باتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ایک مسلمان کے لئے یہ سب گناہ محض واہیات کے درجہ میں ہونے چاہئیں اور ہمیشہ وہی جذبہ رہنا چاہئے جو صحابی رسول سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تھا کہ ''کاش! یہ گانے بجانے والے' یہ اداکاری کرنے والے اور یہ فلموں کے ذریعہ دنیا کو بے غیرت بنانے والے لوگ اپنی صلاحیتیں کسی خیر کے کام میں صرف کرتے تو کتنا اچھا ہوتا۔'' امت میں بحمد اللہ تعالیٰ صلاحیت کی کمی نہیں ہے' بس ضرورت ہے کہ صلاحیت کو صحیح رخ پر ڈالا جائے اور اپنی جدوجہد کو آخرت کی فکر کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ آج کا سب سے بڑا المیہ صلاحیتوں کا ضیاع ہے' بڑے باصلاحیت افراد جن سے امت کو بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے وہ اپنی محنتیں

محدود نفع پر لگا رہے ہیں اور آخرت کے لازوال نفع کا تصور ان کے ذہنوں سے محو ہوتا جارہا ہے' اس ضیاع اور محرومی پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے' آج محلہ محلہ "ضیاع وقت" کے باقاعدہ اڈے بن گئے ہیں' کہیں ویڈیو گیم کی نحوست ہے' تو کہیں کیرم بورڈ کی ٹیمیں ہیں جو دنیا جہاں سے الغرض ہو کر بس ہار جیت کے نشہ میں مست ہیں' نوجوانوں کی مجلسوں میں جائیے تو یا تو فلموں کے فحش تذکرے ہیں یا کرکٹ کے میچوں اور کھلاڑیوں پر تبصرے ہیں' بڑوں کی محفلوں اور چائے کے ہوٹلوں پر چلے جائیں تو سیاست کی ایسی بحثیں سننے کو ملیں گی کہ گویا اسمبلی اور پارلیمنٹ یہیں اٹھ کر آ گئی ہے' اور ان سب باتوں کا نتیجہ محض صفر ہے' نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا' اگر یہ فکری صلاحیت جو ان بے ہنگم اڈوں پر بیٹھ کر ضائع ہو رہی ہے ذکر اذکار میں لگے یا تلاوت قرآن کریم میں صرف ہو یا دین کی اشاعت میں خرچ ہو تو کس قدر عظیم فائدہ حاصل ہو سکتا ہے مگر اس کی طرف کسی کا دھیان نہیں' بس غفلت میں زندگی گزر رہی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں لوگ نقصان اور خسارے میں ہیں: (۱) صحت و تندرستی' (۲) فرصت کے اوقات۔"
(بخاری شریف)

یعنی عام طور پر ان نعمتوں سے جس قدر فائدہ اٹھانا چاہئے لوگ فائدہ نہیں اٹھا پاتے اور انہیں ضائع کر دیتے ہیں' اس لئے ہمیں مذکورہ ہدایات سے سبق حاصل کرنا چاہئے' اور بالخصوص علم دین سے وابستہ حضرات کو اپنی خداداد صلاحیتیں زیادہ سے زیادہ خیر کے کاموں میں لگانے کا جذبہ اور حوصلہ دل میں پیدا کرنا چاہئے' ہماری یہ خواہش ہونی چاہئے کہ ہمارا جینا مرنا اور اٹھنا بیٹھنا سب محض دین بن جائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ہر سانس اور ہر نقل و حرکت کو دین کی سربلندی کے لئے قبول فرمالے۔

جب یہ خواہش ہمارے دل میں جاگزیں ہوگی تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خدمت دین کے راستے کھول دے گا اور اللہ کی مدد اس طرح ہوگی کہ ہمارے وہم و خیال بھی اس کا تصور کرنے سے عاجز نظر آئیں گے: "ہمت مرداں مدد خدا" اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے جذبات میں کامل خلوص عطا فرمائے اور مرتے دم تک اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمالے۔ آمین۔

﴿وماذلک علی اللہ بعزیز﴾

## ملک بھر میں یوم احتجاج

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر مجلس کے مرکزی نائب امیر پیر طریقت سید نفیس الحسینی کی گرفتاری' بچیوں اور بچوں کے مدارس پر پولیس کے غیر شریفانہ چھاپے' مساجد و مدارس اور خانقاہوں کے تقدس پامال کرنے کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ کراچی سے خیبر تک ملک کی ہزاروں مساجد کے ائمہ و خطباً نے گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پولیس نے جوتوں سمیت مساجد میں داخل ہو کر نازی دور کی یاد تازہ کر دی ہے۔ علماً کرام نے کہا کہ حکومت کی ایجنسیاں علماً کرام کی تذلیل کر کے امریکہ کی خوشنودی حاصل کر رہی ہیں۔ لاہور کی سینکڑوں مساجد میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محب النبی' مولانا محمد امجد خان' پیرزادہ محمد عثمان نوری' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ عابد سلمان روپڑی' حافظ محمد ریاض درانی' پیر سیف اللہ خالد' مولانا محمد اکرم کشمیری' مولانا فضل الرحیم' مولانا میاں عبدالرحمن' قاری محمد زبیر' سید ضیاء الحسن' مولانا مشتاق احمد' مولانا محبوب الحسن' مولانا عزیز الرحمن ثانی' قاری اسرار' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا محبوب احمد شاہ ہاشمی' علامہ ریاض الرحمن یزدانی' شیخ محمد نعیم بادشاہ' مولانا قاری جمیل الرحمن اختر' مولانا خلیل الرحمن حقانی' مولانا عبدالرؤف فاروقی' مولانا منظور احمد مخدوم' مولانا عبدالرحمن خان' مولانا شاہ محمد نے کہا کہ حکومتی ایجنسیاں اس قسم کی حرکات کر کے حکومت کی بدنامی کا باعث بن رہی ہیں۔ علماً کرام نے کہا کہ حکومت نے چھاپے بند نہ کئے تو ملک بھر میں حکومت کو زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اعلامیہ کے مطابق مولانا سلیم اللہ خان' مولانا عبدالرزاق اسکندر' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا فداء الرحمن درخواستی سمیت سینکڑوں علماً کرام نے یوم مذمت منایا۔ نیز کوئٹہ میں مولانا عبدالواحد خان' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا عبدالغفور حیدری ایم این اے نے بھرپور احتجاج کیا۔ نیز پورے صوبہ میں یوم احتجاج منایا گیا۔ ملتان میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری' قاری محمد حنیف جالندھری' مولانا خدا بخش' مولانا بشیر احمد' مولانا اللہ وسایا نے مختلف مساجد میں قراردادیں منظور کرائیں۔ اسلام آباد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف' قاضی احسان احمد' مفتی محمود الحسن' مفتی خالد میر' پشاور میں مفتی شہاب الدین پوپلزئی' مولانا نورالحق نور سمیت بیسیوں علماً کرام نے جمعۃ المبارک کے بڑے بڑے اجتماعات میں قراردادیں منظور کرائیں۔

# لرزہ خیز واقعات

مولانا زین العابدین

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے معراج میں لے جایا گیا تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اس سے وہ لوگ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو کھرچ رہے تھے' میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی لوگوں کی عزت وآبرو بگاڑنے میں لگے رہتے تھے۔"

(ابوداؤد ص ۶۶۹ کتاب الادب)

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون حرام ہے' اس کا مال حرام ہے' اس کی عزت آبرو حرام ہے' آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور لوگوں کے عزت آبرو میں بٹہ لگانے کا انجام تو اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشاہدہ ہی کرادیا گیا' شب معراج میں اس کے علاوہ اور بہت سارے لرزہ خیز واقعات کا مشاہدہ کرایا گیا ہے۔

مثلاً ابن ماجہ ص ۱۶۴ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے:

"ابوالصلت نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھ کو سیر کرائی گئی میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جن کے توند کوٹھریوں کے مانند تھے' ان کے اندر بہت سارے سانپ تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے' میں نے پوچھا: اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں۔"

مجمع الزوائد میں مسند احمد کے حوالہ سے اتنا اضافہ ہے کہ وہاں سخت گرج' چمک اور جلانے والی بجلی تھی وہاں اس قوم سے ملاقات ہوئی گویا سود کا مال ان کے پیٹوں میں بھاری بھاری سانپوں کی شکل میں جمع ہو رہا ہے دنیا میں اس کا احساس نہیں ہوتا لیکن آخرت میں یہ سانپ پیٹ میں کیا گل کھلائیں گے؟ سود خوروں کو سب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

معراج سے متعلق ایک اور بہت لمبی حدیث مسند بزار کے حوالے سے علامہ ہیثمی نے تقریباً چھ صفحات کی نقل فرمائی ہے' اس میں بہت سے واقعات مذکور ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ اور ان کی زبانیں لوہے کی قینچیوں سے کترے جاتے تھے اور جوں ہی کتر چکتے فوراً درست ہو جاتے پھر دوبارہ ان کو کترا جاتا تھا' اسی طرح مسلسل یہ عمل ہوتا تھا میں نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ مقررین ہیں جو خطبہ کے ذریعہ لوگوں میں فتنہ ابھارتے تھے اور فتنہ پھیلاتے تھے۔

پھر ایک چھوٹے پتھر پر گزر ہوا اس میں سے ایک بیل نکلا پھر بیل خوب بڑا ہو گیا اب وہ بیل چاہتا ہے کہ اسی سوراخ میں واپس چلا جائے جس میں سے باہر آیا ہے مگر باہر سے اندر جانے کی کوئی شکل نہیں تھی' میں نے پوچھا کہ اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے کہ جو کوئی بری بات بول دیتا ہے وہ دنیا میں پھیل جاتی ہے پھر بولنے پر پچھتاتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ بول واپس ہو جائے' لیکن واپس ہونا اس کے بس سے باہر ہے۔

فائدہ:

اس واقعہ میں ایک تمثیل ہے کہ آدمی کا منہ چھوٹا سا ہے اس سے کوئی غلط بات یا ایذا رسانی کا بول نکال دیتا ہے وہ بات دنیا میں پھیل جاتی ہے' اگر

بولنے والے کو تنبیہ ہوا اور اپنی بولی پر پچھتا کر واپس لینا چاہتا ہے تو اب وہ بہت بڑے بیل کی طرح ہوگئی چھوٹے منہ میں واپس لوٹ کر سما نہیں سکتی' اس لئے آدمی کو خوب سوچ سمجھ کر منہ سے بات نکالنی چاہئے' جامع ترمذی میں ایک حدیث ہے کہ آدمی ایک بات معمولی سمجھ کر بول دیتا ہے مگر اسی وجہ سے ستر سال تک جہنم میں گرتا چلا جائے گا۔ اللھم احفظنا منه.

میرا گزر ایک پہاڑی پر ہوا وہاں کچھ ایسے مرد اور ایسی عورتیں تھیں جن کے جبڑے چیر ڈالے گئے تھے پوچھنے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا وہ لوگ ہیں جو انجانی باتیں بولا کرتے تھے' یعنی جس کو جانتے نہیں تھے اس کو بیان کیا کرتے تھے (اصحاب فتاوٰی اس پر غور کریں)۔

پھر کچھ ایسے مردوں اور عورتوں کے پاس پہنچنا ہوا جن کی آنکھوں میں سلائی اور کانوں میں سلائی ٹھونکی گئی تھی' میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھلاتے ہیں' جن کو انہوں نے نہیں دیکھا اور کانوں کو وہ چیز سنواتے ہیں جن کو سنا نہیں تھا' یعنی بغیر دیکھی اور سنی باتوں کو اپنی دیکھی اور سنی باتیں کہا کرتے تھے:

''جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ''

پھر ہمارا گزر ایسی عورتوں پر ہوا جو الٹی لٹکائی ہوئیں تھیں اور ان کے پستانوں کو سانپ نوچ رہے تھے' یہ پوچھنے پر کہ یہ کون ہیں بتایا گیا کہ یہ وہ ہیں جو اپنی اولاد کو دودھ نہیں پلاتی تھیں اور اپنا دودھ اپنی اولاد سے روک لیتی تھیں۔

پھر ہم چلے تو کچھ ایسے مردوں اور عورتوں پر گزر ہوا جو الٹے لٹکے ہوئے تھے اور سر جھکا کر تھوڑا پانی اور گارا چاٹ رہے' میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے تھے مگر افطار کا وقت ہونے سے پہلے ہی روزہ کھول دیتے تھے۔

اس قسم کے اور بھی لرزہ خیز واقعات حدیث معراج میں مذکور ہیں' علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو امامہ باہلی کی حدیث میں طبرانی کے حوالہ سے اس کو نقل کرکے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں:

☆☆..........☆☆.

## کینیا میں ۴۸۲ افراد کا قبول اسلام

''رابطہ عالم اسلامی'' مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے جریدے ''العالم الاسلامی'' کے مطابق کینیا کے قریب ''مرسابیٹ'' نامی علاقے میں ۴۵۰ افراد نے حال ہی میں اپنے قبول اسلام کا اعلان کیا ہے۔ ''افریقی مسلمز سوسائٹی'' کے صدر دفتر سے ایک دعوتی قافلہ اس خطے کی طرف گیا اور قریباً ۱۸ دن وہاں مقیم رہا۔ اس دوران اس نے اسلامی موضوعات پر تقاریر کا اہتمام کیا۔ ارکان اسلام بالخصوص نماز' روزہ' زکوٰۃ کی عملی مشق بھی کرائی۔ نومسلموں کے اس خطے میں ۳۲ افراد نے دعوتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق کینیا ہی کے علاقے ''نقبر ا'' میں قریباً ۱۳۲ افراد نے اپنے آپ کو دامن اسلام سے وابستہ کرلیا ہے۔

## دنیا بھر کے مرزائی قادیانیت کی حقیقت جان چکے ہیں: مولانا اللہ وسایا

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی مبلغ مفکر اسلام مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے دنیا بھر کے مرزائی قادیانیت کی حقیقت جان چکے ہیں اور قادیانی تیزی سے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب کی زنجیریں توڑ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ گزشتہ چند ماہ میں جرمنی میں ۱۴۱ اٹلی میں ۳۴' پشاور میں ۱۳۴' حافظ آباد میں ۱۴ اور دیگر مقامات سے سینکڑوں کی تعداد میں قادیانیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ چناب نگر میں لوگوں کو اگر مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں تو پاکستان سے مرزائیت کا جنازہ نکل سکتا ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار مرکزی جامع مسجد صدیقیہ بجڑی شاہ رحمان میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صدارت رائے نصر اللہ خان نے کی۔ مقررین میں مجلس علماً اہلسنت کے مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا قاری ملازم حسین' ماسٹر عنایت اللہ' مولانا محمد اکبر ساقی' مولانا صلاح الدین حنیف اور مولانا حافظ عبدالوہاب جالندھری بھی شامل تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ امت مسلمہ کی وحدت عقیدۂ ختم نبوت پر استوار ہے' جو شخص ضروریات دین کا انکار نہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر مشروط اور غیر متزلزل ایمان رکھے وہ مومن ہے خواہ کسی مسلک اور کسی فقہ کا پیروکار ہو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی عمارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر قائم ہے' جو بھی اسے منہدم کرنے کی کوشش کرے گا امت مسلمہ اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کرے گی۔

# اخبار عالم پر ایک نظر

## کوپن ہیگن مسجد ''الحق'' کے افتتاحی کانفرنس کے موقع پر علماء کی تقریریں مسلمانوں کے سوا کسی غیر مسلم کو مسجد کے نام سے عبادت گاہ تعمیر کرنے کا حق نہیں: مولانا منظور احمد الحسینی

### پردیس ممالک میں مساجد بنانا بہت بڑی بات ہے: سفیر پاکستان

کوپن ہیگن (پ ر) گزشتہ دنوں جامع مسجد ''الحق'' کوپن ہیگن وداور کا افتتاح ہوا' جس میں ملک بھر کے ڈنمارک سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی' جس میں مہمان خصوصی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ مولانا منظور احمد الحسینی تھے۔ افتتاحی خطاب کرتے ہوئے جامع مسجد الحق کے امام وخطیب مولانا محمد فاروق سلطان نے کہا کہ جامع مسجد الحق ہمارے خوابوں کی حقیقت اور دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل ہے۔ یہ ایک ایسی شایان شان جامع مسجد ہے جو بلاتفریق ملک وجماعت ہر مسلمان کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ ڈنمارک گورنمنٹ نے اس یقین دہانی پر کہ ہم کسی کی سرکاری امداد کا مطالبہ نہیں کریں گے اور ہمیں مسجد ہی چاہئے گورنمنٹ نے اسے مسجد ہی کے نام سے منظور کرلیا ہے' انہوں نے کہا کہ یہ کافی بڑی جگہ ہے جہاں ہماری دینی و مذہبی ضروریات پوری ہوں گی' وہاں اس کے ایک حصے میں مادی ضروریات کا بھی انتظام ہوگا۔ لندن برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ مسجد لغت میں سجدہ کی جگہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں اس جگہ کا نام ہے جو مسلمانوں کی نماز کے لئے وقف کردی جائے اور اس کی محراب قبلہ کی طرف ہو دنیا کے مختلف مذاہب اپنے اپنے طریقہ کے مختلف عبادت کرنے کے لئے عبادت گاہیں بناتے رہتے ہیں مگر ان کے نام بھی مختلف ہیں کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ کا نام مسجد نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کسی کافر کو اس کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں۔ خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسجد قبا اور اس کے بعد مدینہ منورہ میں مسجد تعمیر فرمائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مسلمان آج تک ہر خطہ میں مساجد تعمیر کرتے آرہے ہیں' کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں یہ جامع مسجد الحق اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اسلامک کلچر سینٹر آمہ کے خطیب مولانا احسان الحق نے کہا کہ سب سے زیادہ محبوب جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں اور مسجدوں کا بنانا صدقہ جاریہ میں سے ہے' مسلمانوں کو پوری دنیا میں ہر جگہ مساجد بنانی چاہئیں۔ ناروے سے تشریف لائے ہوئے اوسلو کی جامع مسجد کے خطیب اور مشہور عالم دین مولانا بشیر احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے حالات کچھ اس طرح چل رہے ہیں کہ دنیا کے وہ ممالک جہاں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں' ان کے طلبہ کا دینی تعلیم حاصل کرنا اسلامی ممالک میں جاکر مشکل ہوگیا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اپنی مدد آپ کے تحت مساجد بنائی جائیں اور دینی مدارس کھولے جائیں' انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو مسجدوں سے تعلق رکھنا چاہئے جو شخص مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں' مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسجدیں آسمان والوں کے لئے ایسی چمکتی ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان میں ستارے چمکتے ہیں۔ عبدالواحد ڈینش (نومسلم) نے کہا کہ اس وقت ہم اس جگہ مسجد کھلنے پر خوش ہیں کہ یہاں مسجد کی شدید ضرورت تھی' انہوں نے کہا کہ آج سپر مارکیٹیں دکانیں ۲۴ گھنٹے کھلی رہتی ہیں کوشش کی جائے کہ مساجد بھی ۲۴ گھنٹے آباد رہیں جیسے پہلے ہوتا تھا انہوں نے کہا کہ مساجد کے قریب مکان لے کر رہنے کی کوشش کریں۔ اسلم علی پوری نے کہا کہ ہم دنیا کے بڑے ملکوں کے ذمہ داروں سے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ فاؤل پلے نہ کھیلیں بلکہ افہام وتفہیم سے کام لیں۔ یہاں نوجوانوں کے لئے ریسرچ سینٹر اور لائبریری قائم ہونی چاہئے' انہوں نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے جتنی جتنی لوگ رکاوٹیں ڈال رہے ہیں اتنا اتنا ہی یہ ابھرتا چلا جارہا ہے۔ عرب مشہور اسکالر شیخ احمد ابواللبن نے کہا کہ اس وقت اس مسجد کے افتتاح کے وقت تمام ملکوں کے

مسلمان عرب و عجم جمع ہیں' یہ مسلمانوں کے لئے خصوصی دن ہے' ایک گھر کے تمام افراد کا آج کل جڑنا مشکل ہے' مگر یہاں عرب و عجم سب جڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں' یہ بڑی خوشی آئند بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت کا وعدہ دیا ہے' انہوں نے کہا کثرت سے مسجد میں آنے والے مسجد کے کھونٹے ہیں' ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں جو شخص مسجدوں کو نماز' ذکر' تلاوت سے آباد کرتا ہے وہ ایماندار ہے' ڈنمارک میں سفیر پاکستان جاوید احمد قریشی نے کہا کہ جناب اللہ دتہ بٹ صاحب' مولانا محمد فاروق سلطان الحق مسجد کمیٹی کے مشکور ہیں جنہوں نے مجھے اس موقع پر بلایا اور اس عظیم الشان افتتاحی تقریب میں مسجد میں حاضری کا موقع فراہم کیا۔ ڈنمارک میں ایسی مسجد مسلمانوں کے لئے ایک بڑی سہولت کا اضافہ ہے' انہوں نے کہا کہ جتنا مساجد کا چلانا مشکل کام ہے' اسی طرح بنانا بھی کوئی آسان نہیں' خاص کر پردیس ممالک میں مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ انتظامیہ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ بہترین انداز سے مسجد چلائیں اور مسلمانوں کو مختلف سہولتیں فراہم کریں۔ مالی معاملات کو مضبوط رکھا جائے' نوجوان نسل کے اسلامی ماحول اور اسلامی تعلیم کا خصوصی نظم بنایا جائے۔ آخر میں صدر جلسہ جناب اللہ دتہ بٹ صاحب جو منتظمہ کمیٹی کے صدر بھی ہیں انہوں نے کہا کہ مسجد اللہ کا گھر ہے' جو مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔ میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ خدا مجھے آپ کا گھر بنانے کی توفیق دے' چنانچہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ میری دعا قبول ہو رہی ہے' انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نیت کے مطابق حساب فرماتے ہیں' ہماری نیت مخلص ہے ہمیں ساتھی بھی مخلص ملتے جارہے ہیں جو فی سبیل اللہ مسجد کا کام کر رہے ہیں' ہم اپنی جان مال وقت انشاء اللہ اس کام کے لئے لگا دیں گے اور انشاء اللہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے۔ آخر میں مولانا منظور احمد الحسینی کی رقت آمیز دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا' جس سے دیگر مقررین میں مولانا محمد شاہد فیض حسین صاحب نے بھی خطاب کیا جبکہ قاری عمر فاروق سلطان نے تلاوت کلام پاک فرمائی اور قاری محمد عامر نے مدحیہ کلام پیش کیا۔ جلسہ شام ساڑھے ۶ بجے سے رات ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ میں پردے کا انتظام تھا کافی مقدار میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ کوپن ہیگن کی تاریخ میں یہ جلسہ بڑے جلسوں میں سے ایک تھا۔ آخر میں منتظمین کی طرف سے دعوت کا اہتمام تھا۔ رات ۲ بجے تمام مسلمان فارغ ہو کر گھروں کو لوٹے۔

## ''احمدیت'' یقیناً اسلام نہیں ہے
## (شیخ راحیل احمد)

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی طرف سے جرمنی میں مقیم سابق قادیانی لیڈر شیخ راحیل احمد کو برطانیہ کی کرائیڈن مسجد' کنگسٹن مسجد اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹاک ویل گرین لندن میں استقبالیے دیے گئے' جس میں شیخ راحیل احمد نے قادیانیت چھوڑنے کے اسباب اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت کے سلسلے میں خصوصی خطابات کئے اور سوالات کے جوابات بھی دیے۔ شیخ راحیل احمد نے کہا کہ ''احمدیت'' یقیناً اسلام نہیں ہے اور نہ ہی ''جماعت احمدیہ'' اسلامی فرقہ ہے بلکہ ایک نیا مذہب ہے جو آکاس بیل کی طرح اسلام کے درخت پر چڑھا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر کوئی بھی شخص مسلمان ہو سکتا ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کو مان کر کوئی صرف قادیانی تو ہو سکتا ہے مگر ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں الگ الگ مذہب ہیں۔ انہوں نے اپنے ہر بیان میں مرزائیوں کو دعوت اسلام دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ ایمان کی دولت انسان کی سب سے قیمتی متاع ہے اور یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے' یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ کسی شخص کو ایمان کی انمول دولت مل جائے اور یہ بہت ہی بدبختی ہے کہ کوئی انسان اس نور سے محروم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی شان رسالت' میں مسلسل توہین اور اس پر اصرار کی وجہ سے سزا کے طور پر ان سے ایمان اور ہدایت کا نور چھین لیا گیا ہے لیکن بعض سعید روحیں ایسی نکلیں جو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی دولت سے مالا مال ہو کر شاہراہ ایمان پر گامزن ہوئیں' انہوں نے کہا کہ ۲۰۰۰ء اگست میں میرا قادیانی مناظر اور مربی ڈاکٹر جلال شمس سے مناظرہ ہوا تھا جس میں اس کو شکست فاش ہوئی اور جس مکان میں مناظرہ ہوا اس کا مالک محمد مالک قادیانیت چھوڑ کر خاندان سمیت مسلمان ہو گئے الحمدللہ! اس کے بعد سلسلہ قبول اسلام کا چل نکلا ہے۔ مرکز ختم نبوت اسٹاک ویل کے امام مولانا اکرام الحق ربانی نے شیخ راحیل احمد کو اور ان کے خاندان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان حضرات نے جس جرأت و ہمت کا مظاہرہ کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ کرائیڈن مسجد کے خطیب و امام مولانا محمد قاسم قاسمی نے اسلام کی خوبیاں اور اسلام میں داخل ہونے کی اہمیت کو واضح کیا بعد ازاں کرائیڈن مسجد کے سیکریٹری ایجوکیشن سمیع اللہ خان ختم نبوت جرمنی کی طرف سے مولانا مشتاق الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے

ہوئے جن کے ہاتھ پر شیخ راحیل احمد نے اسلام قبول کیا۔ شیخ راحیل احمد کو اسلام میں داخل ہونے پر خوش آمدید کہتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ آپ یہاں صرف زبانی کلامی خوش آمدید کہہ کر ہی نہ بھول جائیں بلکہ عملی طور پر بھی اپنے ان تمام نو مسلم بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں دفتر ختم نبوت اسٹاک ویل میں شیخ صاحب کے اعزاز میں تمام حاضرین کے لئے کھانے کا بندوبست کیا گیا جبکہ مسیح اللہ نے کرائیڈن میں اور مولانا منظور احمد الحسینی نے لٹکشن میں اپنے گھروں پر الگ الگ استقبالیہ دیا۔

## مولانا محمد فاروق سلطان ڈنمارک کی طرف سے استقبالیہ

کوپن ہیگن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے رہنما مولانا منظور احمد الحسینی گزشتہ ماہ جنوری جب ڈنمارک پہنچے تو مولانا محمد فاروق سلطان نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا' جس میں مولانا بشیر احمد ناروے کے علاوہ مقامی علماء کرام بھی موجود تھے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے یہاں دو روزہ قیام کے دوران مسجد الحق کی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور خطاب بھی کیا۔

## غلامی رسول اصل میں سچی بادشاہی ہے: قاضی اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں۔ آج بھی ان کی رحمت و برکت کی وجہ سے ہم زندہ ہیں' ہمارے اعمال اچھے نہیں ہیں۔ امت مسلمہ کو اپنا رابطہ مکہ مدینہ سے قائم کرنا ہوگا' ورنہ ساری دنیا میں لوٹے جائیں گے اور ان کا پرسان حال بھی کوئی نہیں ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالمی پیغمبر ہیں آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا۔ ان خیالات کا اظہار مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جامع مسجد جلو میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر جھوٹوں کا عالمی مقابلہ کرایا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی اول نمبر پر آئے گا۔ مرزائیت اسلام اور پیغمبر اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی اختیار کریں' غلامی رسول اصل میں سچی بادشاہی ہے۔

## ہم اسلام کا مبارک نظام اللہ کی زمین پر چاہتے ہیں: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) ہم اسلام کا مبارک نظام اللہ کی زمین پر چاہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے پرچم کے خلاف ایک کیمپ لگایا ہے۔ مرزائیت اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر سے مرزائیت نکل گئی۔ صحابہ کرامؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر کے سائے تلے زندگی بسر کر کے جنت میں چلے گئے۔ جماعت صحابہ کرامؓ کی تربیت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کا کفر ایک ہو کر مسلمانوں پر یلغار کر رہا ہے۔ اور مسلمان خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں' باطل قوتیں یکجا ہیں۔ مسلمان اگر ایک نہ ہوئے تو اپنی داستان مٹا دیں گے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حلال روزی کمانے کے ساتھ نیک اعمال بھی کرنے کلمہ پڑھنے کے بعد مسلمان اللہ کا بندہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ غلام پر لازم ہے کہ وہ اپنے آقا کی سچے دل سے غلامی کرے دنیا کی ہر چیز عارضی ہے یہاں تک کہ یہاں کا اقتدار بھی عارضی ہے یہ سب بہاریں ختم ہونے والی ہیں۔ خزاں کے دن سر پر تیار کھڑے ہیں' بہار کی خوشیاں منانے والوں پر لازم ہے کہ وہ خزاں کا خیال بھی رکھیں جب بہار آتی ہے تو خزاں لازماً آ کر رہے گی' انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ موت کا خیال کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تیاری کریں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا ہے' حساب دینا ہوگا' یوم حساب سر پر تیار ہے' مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ۔

## قادیانی خاندان کا قبول اسلام

کراچی (نمائندہ خصوصی) ڈرگ روڈ کینٹ بازار کے ناصر احمد مغل ولد نذیر احمد مغل نے اپنی اہلیہ اور پانچ بچوں کے ہمراہ یعنی سات افراد نے پورے گھرانے سمیت اسلام قبول کر لیا۔ وہ دفتر ختم نبوت کراچی میں مرزائیت پر لعنت بھیج کر شعبہ تحقیق فی الفقہ دارالافتاء ختم نبوت کراچی کے حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری مدظلہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ نو مسلم خاندان نے علماء کرام سے مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے رد پر گفتگو کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر حلقہ ڈرگ روڈ ختم نبوت کے کارکنان و رفقاء کرام عبدالناصر خان' ملک نواز' حیدر' سید خالد احمد' محمد عاصم' عبدالحفیظ اور دیگر کے علاوہ دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت میں موجود مفتی عبدالقیوم دین پوری' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا فخر الزماں' مولانا محمد رفیق' مولانا محمود الحسن فریدی' ملک ریاض الحق' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر' محمد فیصل عرفان' سید انوار الحسن' مولانا اللہ بخش تونسوی' مولانا محمد ابوبکر تونسوی' قاری عبدالعزیز' اللہ وارث' کمال شاہ' قاری محمد فاروق تونسوی' قاری عطاء اللہ تونسوی' قاری ثناء اللہ تونسوی اور دیگر رفقائے کرام بھی موجود تھے۔

# وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام

## ملک بھر کے مدارس سے اپیل

نئے تعلیمی سال شوال المکرم 1423ھ سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے درجہ عالیہ سال اول میں کتاب ''آئینہ قادیانیت'' کو شامل نصاب کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران نے ارباب وفاق المدارس سے وعدہ کیا تھا کہ یہ کتاب مدارس اور طلباء کو اصل لاگت پر مہیا کی جائے گی۔ ''آئینہ قادیانیت'' تین صد صفحات کی کتاب ہے۔ خوبصورت مجلد رنگین ٹائٹل عمدہ کاغذ وطباعت جس کی لاگت قیمت پچاس روپے رکھی گئی ہے۔ مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور طلباء سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی مکتبہ سے یہ کتاب خریدیں تو پچاس روپے سے زائد ہرگز ادائیگی نہ کریں۔ اس سے زائد قیمت وصول کرنا اخلاقاً وقانوناً ممنوع ہوگا۔ مبلغین ختم نبوت سے گزارش ہے کہ وہ ان مدارس میں جہاں مشکوٰۃ تک تعلیم ہے۔ ان مدارس کے مہتممین حضرات سے مل کر صورت حال واضح کردیں۔ چاروں صوبوں میں یہ کتاب درج ذیل کتب خانوں سے مل سکتی ہے، یا براہ راست دفتر مرکزیہ ملتان سے رجوع کریں۔ مطلوبہ تعداد میں کتاب ان کو بھجوادی جائے گی۔

1:...... مکتبہ لدھیانوی دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: 7780337

2:...... مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ دکان نمبر 18 نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

3:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر 2/ حیدرآباد فون: 869948

4:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مینارہ معصوم جی ٹی روڈ سکھر فون: 25463

5:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن 5 حسین اسٹریٹ مسجد عائشہ لاہور فون: 5862404

6:...... ادارہ تالیفات ختم نبوت 38 غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 7232926

7:...... مکتبہ ختم نبوت 85 سرکلر روڈ لاہور فون: 7232926

8:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ فون: 215663

9:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکان نمبر 1159/B گلی نمبر 49/3/1/G-6 اسلام آباد فون: 2829186

10:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ فون: 841995

11:...... ادارہ تالیفات اشرفیہ نزد چوک فوارہ ملتان

**ملک بھر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے یا براہ راست ذیل کے پتہ پر رجوع کریں**

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122